# چودھویں اور
# پندرھویں
# صدی ہجری کا

## فکر انگیز تاریخی لمحات

حافظ مظفر احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# تعارف

(از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ——— صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت سے لے کر آج تک تیرہ صدیاں گزر گئیں اور چودھویں بھی ختم ہونے کو ہے۔ صرف چند سانس باقی ہیں۔ جو اس مضمون کے شائع ہوتے ہوتے رُک چکے ہوں گے۔ یہ ایک عجیب صدی ہے اس جیسی کوئی اور صدی دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی صرف اسلامی تاریخ ہی میں نہیں کسی بھی مذہبی تاریخ میں کسی صدی کے ایسے چرچے اور تذکرے نہیں ملتے جیسے اس صدی کے تذکرے عالم اسلام میں ملتے ہیں۔ آخر کیوں ایسا ہے اس کی اہمیت کا راز کس بات میں ہے اور کیوں نہ صرف یہ صدی بلکہ صدی کا سر غیر معمولی شہرت پکڑ گیا۔ اس صدی کے آغاز پر وہ غیر معمولی واقعہ کیا ہونا تھا جس نے اس صدی کو اتنی شہرت دی۔

ایک اور عجیب بات اس صدی کے متعلق یہ نظر آتی ہے کہ دنیا میں کبھی کسی صدی کو کسی مذہب کے پیرو کاران نے اس اہتمام سے رخصت نہیں کیا اور اس کے اختتام کا ایسا چرچا نہیں کیا جیسا چودھویں صدی کے متعلق آج عالم اسلام نے کیا ہے آخر کیوں تمام مسلمان سربراہانِ مملکت اور دیگر احبابِ اختیار کے دل میں یہ بات گڑ گئی کہ یہ صدی اس لائق نہیں کہ اسے بغیر خاص اعزاز اور اہتمام کے رخصت کیا جائے بلکہ یہ ایسی شان رکھتی ہے کہ تمام دُنیا کی مسلمان حکومتوں کی طرف سے الوداعی تقریبات کے انتظام کی خاطر ایک مشترکہ مجلس انتظامیہ تشکیل کی جائے۔

ان دو امور کی روشنی میں تمام عالم اسلام میں اہلِ فکر ونظر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جستجو کریں کہ آخر اس صدی میں کیا بات ہے اور جہاں تک عوام الناس کا تعلق

ہے وہ تو پہلے سے بھی بڑھ کر شدت اور کرب سے اس امام کا انتظار کر رہے ہیں جس کے متعلق علماء یہ کہا کرتے تھے کہ لازماً چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اور اُمت مسلمہ کو مصیبت سے نجات بخشے گا اور ہر کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب شور اور یہ سارا اہتمام کیا محض اتفاقی حادثات ہیں یا واقعتاً اسلام کے مستقبل اور اس کی نئی زندگی، اور اس کے عالمگیر غلبہ سے اس صدی کا کوئی تعلق تھا۔ اگرچہ عوام کے لئے یہ کافی ہے کہ علماء ان کو بتاتے رہے کہ لازماً اس صدی کے آغاز پر ہی موعود امام نے آنا ہے مگر اہل علم مزید جستجو چاہتے ہیں۔

اس ضمن میں بعض بنیادی اور اصولی چیزیں ضرور پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ اگر اتنا اہم واقعہ کسی زمانے میں ہونے والا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نہ صرف موجودہ صدی کے علماء اور حکمرانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں بلکہ گذشتہ صدیوں کے علماء بھی اس کا ذکر کرتے چلے آئیں تو کیا قرآن کریم میں بھی اس کا واضح ذکر اور اشارہ موجود ہے اور کیا احادیث نبویہ میں بھی چودھویں صدی کا تذکرہ ملتا ہے۔ یہ سوال اس لئے اہم ہے کہ اُمت محمدیہ میں ہونے والے عظیم الشان واقعات کے متعلق ہم یہ باور نہیں کر سکتے کہ قرآن و حدیث تو ان کے بارہ میں خاموش رہیں اور محض بعد میں آنے والے علماء کو اللہ تعالیٰ اس سے مطلع فرما دے لیکن قرآن و حدیث پر غور ہو تو اس بنیادی امر کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ضروری نہیں کہ چودھویں صدی کا لفظ قرآن و حدیث سے تلاش کیا جائے۔ ایک متقی اور حقیقت پسند تحقیق کرنے والے کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھے کہ کیا کوئی ایسا مضمون قرآن و حدیث میں بیان تو نہیں ہوا۔ جو نمایاں طور پر اس صدی کی طرف انگلی اٹھا رہا ہو۔ اگر ایسے واضح اشارے مل جائیں تو پھر علماء اُمت کی پیشگوئیوں کو ایک بہت بڑی تقویت حاصل ہو جائے گی اور محض سرسری طور پر ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح یہ بات بھی سمجھنی آسان ہو جاتی ہے کہ آخر کیوں غیر معمولی الٰہی تقدیر کے ماتحت تاریخ انسانیت میں پہلی بار ایک صدی کو ایسے اہتمام سے رخصت کیا جا رہا ہے۔

جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو یہ عجیب حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسوی سلسلہ کے پہلے صاحب شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ (المزمّل : ۱۵) اور دوسری طرف اُمّت محمدیّہ میں ویسی ہی خلافت جاری ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خلافت جاری کی گئی تھی جیسے فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ (النور ۵۵) پس یہ عجیب مشابہت ہے کہ پہلا نبی پہلے نبی کے مشابہ اور بعد میں آنے والے تابعین رسول حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے تابعین کے مشابہ ہوں گے ۔ جب اس مضمون پر مزید غور کرتے ہیں اور حدیث سے اس کی تفسیر معلوم کرتے ہیں تو وہاں بھی ہمیں اسی نصِ قرآن کے مطابق مشابہتوں کا مزید تفصیلی ذکر ملتا ہے ۔ مثلاً فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۔

اور مزید بار بار بڑی تحدّی کے ساتھ یہ خبر دی کہ میری اُمّت کے آخر پر مسیح ابن مریم آنے والا ہے اور یہ پیشگوئیاں آنحضورؐ نے بڑے تواتر اور بڑی تاکید کے ساتھ فرمائیں ۔ یہاں تک کہ تقریباً ساری اُمّت صدیوں سے اس انتظار میں بیٹھی ہے کہ کب وہ زندگی بخش مسیحا نازل ہوگا ۔ ہمارے مضمون کے تعلق میں جو نہایت دلچسپ بات ذہن میں اُبھرتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح جو حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے آخری خلیفہ اور اسی شریعت کے تابع ایک غیر تشریعی نبی تھے حضرت موسیٰؑ سے تیرہ سو سال بعد یعنی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوئے ۔ پس یہ کیا اتفاق ہے یا توارد ہے یا تقدیرِ الٰہی ہے کہ اُمّت محمدیّہ کا پہلا صاحب شریعت رسول اُمّت موسویہ کے پہلے رسول کے مشابہ ہو ۔ اُمّت محمدیّہ کے اہل اللہ علماء انبیائے بنی اسرائیل کی شان رکھنے والے ہوں ۔ اور جیسے حضرت موسیٰ کے آخرین میں حضرت مسیح ابن مریم آئے تھے ایسا ہی اس اُمّت کے آخر میں بھی مسیح ابن مریم ہی آئے ۔

یہاں تک بات واضح اور قطعی اور قرآن و حدیث کی نصوص کے عین مطابق ہے ۔ لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ حضرت مسیح ناصری بھی چودھویں صدی کے سر پر آئے تھے اور علمائے اُمّتِ مسلمہ بھی بکثرت ہمیں یہ بتاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ امام مہدیؑ جن کا زمانہ نازل ہونے والے مسیح ابن مریم کے زمانہ سے مشترک ہوگا ، نے بھی چودھویں صدی کے سر پر آنا تھا جب اس پہلو سے علماء کی پیشگوئیوں پر غور کرتے ہیں تو معاملہ صرف ان کی حد تک نہیں رہتا بلکہ بات قرآن و حدیث تک جا پہنچتی ہے ۔ اور دل بڑی سنجیدگی سے اس بات پر غور کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے کہ دراصل اس صدی کی اہمیّت ایک عظیم الشان آسمانی مصلح کے ظہور سے ہی وابستہ تھی

ورنہ اگر امام ہمام کا تصور اس صدی سے نکال دیا جائے تو اس صدی کی کوئی بھی امتیازی شان دوسری صدیوں سے باقی نہیں رہتی۔

یہاں تک تو ہم استدلال کی قوت سے پہنچ گئے مگر دل کچھ مزید اطمینان کا بھی تقاضا کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی ایسی قطعی شہادت بھی ملے جس سے نہ صرف یہ صدی یقینی طور پر معین ہو جائے بلکہ اس کا سر یعنی آغاز کا زمانہ بھی کھل کر سامنے آجائے کہ ہاں اس وقت کسی امام نے آنا تھا۔ جب اس طمانیت کی جستجو میں ہم فرمودات حضور اکرمؐ پر نظر ڈالتے ہیں تو اچانک نگاہ ایک حیرت انگیز اور عظیم الشان پیشگوئی تک پہنچ کر اٹک جاتی ہے جو امام مہدیؑ کے ظہور سے تعلق رکھتی ہے اور بعض ایسی علامات کا بیان کرتی ہے جو آسمان سے تعلق رکھنے والی ہیں اور جن کے بنانے پر کسی انسان کا کوئی اختیار نہیں بلکہ ساری دنیا کی طاقتیں بھی مل جائیں تو ان علامات کو بنانے پر قدرت نہ پائیں۔ ہماری مراد اس پیشگوئی سے ہے کہ جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو ان کی گواہی میں چاند اور سورج مخصوص شرائط کے ساتھ گواہی دیں گے۔ اس پیشگوئی کا تفصیلی ذکر اس رسالہ میں قارئین مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ یہ پیشگوئی اگر چودھویں صدی کے آغاز پر ان تمام شرائط کے ساتھ پوری ہو چکی ہو جن کا ذکر ملتا ہے تو اس سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جائے گی کہ چودھویں صدی کا تذکرہ بے سبب نہ تھا۔ اور علماء نے یوں ہی اپنے نفس سے بے تکی باتیں نہیں کی تھیں۔ بلکہ قرآن و حدیث کے واضح اشاروں سے جو استدلال انہوں نے کیا یا خود خدا سے خبریں پاکر اس صدی کی نشاندہی کی تو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ ان کے تمام استدلال درست تھے۔ اور واقعتاً آنے والے امام نے چودھویں صدی کے سر پر ہی ظاہر ہونا تھا۔

آئندہ چند صفحات میں اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ مختلف مکاتبِ فکر کی طرف منسوب ہونے والے اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق مختلف علماء یا کتب کو نسبتاً زیادہ وزن دیتے ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ بزرگانِ سلف میں سے متفرق مکاتب فکر کے چوٹی کے بزرگان اور علماء کے بعض حوالے نمونۃً پیش کئے جائیں۔ امید ہے یہ مطالعہ اور عزیزم حافظ مظفر احمد صاحب کی یہ نہایت پاکیزہ کوشش قارئین کی علمی پیاس بجھانے کا موجب بنے گی لیکن آخر پر میں اس درد آمیز تعجب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ تمام

عالم اسلام بڑی شان و شوکت اور اہتمام کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہہ رہا ہے مگر کم ہی ہوں گے جن کو یہ خیال آتا ہوگا کہ وہ امام کہاں گیا جس کے دَم قدم سے برکت پاکر یہ صدی ہماری نظر میں ایسی معزّز بنی اور کم ہی ہوں گے جو سوچتے ہوں گے کہ اگر امام مہدیؑ کے تصوّر کو اس صدی سے نکال دیا جائے تو اس کی قیمت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے۔ اور بہت کم ہوں گے جو اس فکر میں غلطاں ہوں کہ اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ساری باتیں لفظاً لفظاً سچی ثابت ہوئیں۔ یہاں تک کہ چاند سُورج نے بھی آسمان سے گواہی دے دی تو وہ امام آخر کہاں گیا جس کی صداقت کی شہادت چاند سورج نے دینی تھی۔ راقم الحروف اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ میرا ایک ایسی جماعت سے تعلّق ہے یعنی جماعت احمدیہ جس کا ذہن مذکورہ تمام الجھنوں سے پاک ہے کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی تمام پیشگوئیوں کو نہ صرف اعتقاداً سچا مانتے ہیں بلکہ عملاً گواہی دیتے ہیں کہ وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئیں اور وہ امام بھی صدی کے سر پر آگیا جس نے قادیان سے تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں کے سر پر یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ امام اور تمثیلِ مسیح ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے دی تھی۔ پس ہمیں تو وہ امام مل گیا اور وہ دولہا بارات لیکر آگیا جس کی صدیوں سے انتظار تھی۔ اس لئے ہم خوش قسمت ہیں اور اپنے رب سے راضی ہیں کہ اس نے پورے ایک سو سال تک ہمیں اپنے دین کی راہ میں عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشی۔ پس ہم تو اس صدی کو کسی ظاہری شان و شوکت یا ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ رخصت نہیں کر رہے بلکہ ہمارے دل حمد و ثناء سے معمور ہیں اور ہم اس عزم اور دُعاؤں کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہہ رہے ہیں اور آنے والی صدی کا استقبال کر رہے ہیں کہ اے خدا ہمیں پہلے سے بھی بہت بڑھ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کو دُنیا میں غالب کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور پہلے سے بڑھ کر اس راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ چودھویں صدی اگر غلبہ اسلام کی تیاری کی صدی تھی تو پندرھویں صدی غلبہ اسلام کی تکمیل کی صدی بن جائے اور سارے جھوٹے خداؤں پر ہمیشگی کی موت آجائے اور توحید خالص جو حضرت محمد مصطفےٰؐ نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اس کے نور سے سارا عالم بھر جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دو صدیوں کے اس عظیم سنگم پر وداع و استقبال کے لئے جو الوداعی اور استقبالیہ کلمہ ہمارے امام نے حرزِ جان بنانے کی تلقین کی اور فرمایا کہ قیام توحید کی خاطر اب

دن رات اس کلمہ کا ورد کرو، کیونکہ روحانی دُنیا کے وداع و استقبال اسی طرح کے ہُوا کرتے ہیں۔ وہ کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

آپ بھی دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں کہ اگر ہم جو دُنیا کی نظر میں مغضوب اور خدا کی نظر میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور اُسی کے مخلص بندے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو بھی توفیق بخشے کہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر اپنی عافیت سنوار لیں۔ اور ایسی حالت میں جان دیں کہ وقت کے امام کے منکرین میں آپ کا شمار نہ ہو۔ بلکہ اُن نیک بختوں میں شمار ہو جو سعید فطرت رکھتے ہیں اور آمنّا وصدّقنا کہہ کر اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوؤں کی تصدیق کرتے ہیں۔ آمین۔

# پیش لفظ

دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کی مستند کتابوں میں آخری زمانہ میں ایک موعود مصلح کی خبر بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں بھی آخری زمانہ میں ایک مہدیؑ اور مثیل مسیح کی پیشگوئی موجود ہے۔ نیز علماء امت اور ہزاروں اولیائے کرام اور بزرگان سلف نے رؤیا و کشوف اور الہامات کے ذریعہ خدا تعالےٰ سے علم پاکر اس مسیح و مہدی کے زمانہ کی تعیین بھی فرمائی ہے۔ مکاشفات اکابر اولیاء اور صوفیائے عظام بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح موعودؑ کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہوگا۔ اور اس سے تجاوز نہیں کرے گا۔

اس بارہ میں حوالے بے شمار ہیں تاہم چند اہم مستند حوالے اصل کتابوں کے عکس کے ساتھ اس کتابچہ میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ حوالوں کے ساتھ ضروری وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ بعض حوالے طویل تحقیق و تلاش کے بعد پاکستان کی بڑی بڑی لائبریریوں سے دستیاب ہوئے ہیں۔ پھر بھی بعض کتب نہیں مل سکیں اس لئے ان کے صرف حوالے ہی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں۔

ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُمت مسلمہ کو ایک مدت سے بڑی شدت سے مہدیؑ و مسیح کا انتظار تھا۔ اور علمائے کرام اور بزرگان و اولیائے اُمت نے رُؤیا و کشوف کی روشنی میں بیان کیا تھا۔ کہ تیرھویں صدی میں مسیح موعودؑ کا پیدا ہونا ضروری ہے تاکہ چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو سکے۔ گویا مسیح موعودؑ کے لئے تیرھویں و چودھویں صدی دونوں کا پانا ضروری تھا۔

اَب جبکہ چودھویں صدی بھی ختم ہو گئی اور پندرھویں صدی کا آغاز ہے ــــ ان دونوں صدیوں کا سنگم اپنے پس منظر کے اعتبار سے تاریخ انسانی کا ایک اہم ترین موڑ ہے۔ جو عالم انسانیت کے لئے عموماً اور اُمّتِ مسلمہ کے لئے خصوصاً فکر انگیز تاریخی لمحات ہیں کہ وہ موعود اقوامِ عالم ــ وہ مسیحؑ و مہدیؑ جس کا مدتوں سے انتظار تھا کہاں ہے ؟ قرآن و حدیث ، بائیبل اور ہزاروں اولیاء اللہ اور بزرگوں کے کشف و الہام جھوٹ نہیں ہو سکتے۔

اس لحاظ سے ۸ر نومبر ۱۹۸۰ء کو چودھویں صدی کا وداع اور پندرھویں صدی کا استقبال دُنیا کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ غلبۂ اسلام اور مسیح و مہدی کی موعود چودھویں صدی گزر گئی۔ عالمِ اسلام نے اور مسلمانوں نے اس میں کیا کھویا اور کیا پایا ؟ ــــ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ موعود جس نے چودھویں صدی میں ظاہر ہونا تھا مقررہ وقت پر ظاہر ہو چکا ہو اور دُنیا نے اسے نہ پہچانا ہو اور قبول نہ کیا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی مورد بن رہی ہو۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ دُنیا کو اپنے سچے مہدی و مسیح کو ماننے کی توفیق دے۔ تا ساری دُنیا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے ــ اور خدا کی توحید اور اس کا جلال دنیا میں چمکے اور اس کے دین اور رسول کی فتح ہو آمین

والسّلام

خاکسار

حافظ مظفّر احمد

(استاذ جامعہ احمدیّہ ۔ ربوہ)

۴ر نومبر ۱۹۸۰ء بمطابق ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

یاد وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ موعودِ حق اب جلد ہو گا آشکار

کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار

پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

(دُرِّ ثمین اردو)

## قرآن کریم میں زمانہ ظہورِ مہدی و مسیح کی خبر

قرآن کریم میں متفرق مقامات پر آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ حضرت شیخ الاکبر علامہ محی الدین ابن عربی (متوفی ۶۳۸ھ) نے اپنی تفسیر ابن عربی میں متعدد مقامات پر مختلف آیات کی تفسیر کرتے ہوئے آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السّلام کے ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر آیت وَ اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَۃِ (الزخرف ۶۲) کی تفسیر میں امام مہدی کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کبریٰ کی علامات میں سے ہے۔ اور آپ کا نزول قیامت کے قریب ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے کسرِ صلیب اور قتل دجال اور ارض مقدسہ میں مسیح کے نزول کی وضاحت کی ہے کہ کسرِ صلیب سے مراد ادیانِ باطلہ اور صلیبی مذہب کا بطلان ہے۔ اور قتل دجال سے مطلب غالب اور گمراہ گروہ پر اس کا غلبہ ہے اور ارضِ مقدسہ میں اس کا نزول اس سے عبارت ہے کہ پاک مادہ سے اس کی سرشت کا خمیر اٹھایا جائے گا ــــ ان احادیث کو اشارات اور رموز و کنایات پر محمول کرتے ہوئے آخر میں فرمایا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب مہدی ہی عیسیٰ بن مریم ہوں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم۔

(تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

---

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر ابن عربی۔

جلد اوّل صفحہ ۱ ، صفحہ ۲۴۰ ، صفحہ ۳۵۳ ۔

جلد دوم صفحہ ۱۳۰ ، صفحہ ۱۳۶ ، صفحہ ۲۲۰ ، صفحہ ۲۸۷ ، صفحہ ۳۱۴

علاوہ ازیں آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ (التوبہ ۳۳، الصف ۱۰، الفتح ۲۹) کے بارہ میں تمام مفسّرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت میں دین اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر ہے وہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا (دیکھیں تفسیر حسینی و بحار الانوار وغیرہ)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوگا جب اسلام کمزور اور مغلوب ہوگا اور وہ آکر سارے دینوں پر اسے غالب کرے گا۔ اس لحاظ سے اسلام کی کمزوری کا زمانہ بھی یہی چودھویں صدی ہے۔ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ اور رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى کے معنے بھی صاحب ہدایت رسول کے ہیں جو اسم "مہدی" کی طرف بھی اشارہ ہے۔

الغرض قرآن کریم نے مسیح کے ظہور کی مدت ۱۴۰۰ برس تک ٹھہرائی ہے چنانچہ آیت وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ (مومنون: ۱۹) کے عدد بحساب جمّل ۱۲۷۴ بنتے ہیں۔ جو اسلامی چاند کی اندھیری راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کے بعد چودھویں میں مہدی نے ظاہر ہونا تھا۔

آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ: ۴) میں آخری زمانہ میں رسول اللہ کے ایک نائب اور ظلّ کے ذریعہ آپ کی دوسری بعثت کا ذکر ہے۔ اور اس آیت کے اعداد بھی ۱۲۷۵ بنتے ہیں۔ جو آپ کی بعثت کے زمانہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

آیت هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً (زخرف: ۶۷) سے علامہ ابن عربی نے ظہور مہدی مراد لیا ہے۔ (تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ ۲۲۲) اور اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۰ میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس آیت شریف هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً اور قولہٗ تعالیٰ وَلَا تَاْتِیْهِمْ اِلَّا بَغْتَةً سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سن سات میں بعد چار سو برس کے قائم ہو جائے گی۔ اس لئے کہ عدد حروف بغتۃ کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہیں (العلم عند اللہ تعالیٰ۔ اس بناء پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہوں۔ یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے بھی اگر آجاویں تو کچھ دُور نہیں ہے۔"

اقتراب الساعۃ مصنّفہ نواب نور الحسن خان ۱۳۰۹ھ صفحہ ۲۲۰

---

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں الصراط السوی فی احوال المہدی جس میں علامہ محمد سبطین السرسوی نے اہم آیات سے ظہور مہدی کا استدلال کیا ہے (المصنف ۱۳۳۵ھ)

## بائبل میں مسیح موعودؑ کا سنِ ظہور

بائبل میں بھی آخری زمانہ میں ایک موعود مُصلح کے نازل ہونے کی خبر موجود ہے بلکہ اس کے زمانہ کے حالات اور علامات کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے چنانچہ مکاشفہ یوحنا ۷:۳ میں ذکر ہے کہ مسلمان جو مسیح کی صداقت میں گواہی دیں گے یوحنا کو عالم مکاشفہ میں تخت پر بیٹھے نظر آئے پھر یاجوج ماجوج کے ظہور کا ذکر ہے کہ اس کے بعد آسمانی آتش یعنی امام آخر الزمان تشریف لائیں گے (تفصیل کے لئے دیکھیں خواجہ حسن نظامی کی کتاب امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض ۲۲۹) اور دانی ایل ۱۲: ۱۱-۱۲ میں تو مسیح کے ظہور کا سن اور زمانہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

کتابِ مُقدس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

بائبل سوسائٹی

انار کلی۔ لاہور

ہوگا اور لوبی اور کوشی بھی اُسکے ہمرکاب ہونگے ۔

۴۴ لیکن مشرقی اور شمالی اطراف سے افواہیں اُسے پریشان کرینگی اور وہ بڑے غضب سے نکلیگا کہ بہتوں کو نیست و نابود کرے ۔

۴۵ اور وہ شاندار مقدس پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمے لگائیگا لیکن اُسکا خاتمہ ہو جائیگا اور کوئی اُس کا مددگار نہ ہوگا ۔

باب ۱۲

۱ اور اُس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے اُٹھیگا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدایِ اقوام سے اُس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا اور اُس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائیگا ۔

۲ اور جو خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھینگے ۔ بعض حیاتِ ابدی کے لئے اور بعض رسوائی اور ذلتِ ابدی کے لئے ۔

۳ اور اہلِ دانش نورِ فلک کی مانند چمکینگے اور جنکی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہونگے ۔

۴ لیکن تو اے دانی ایل اِن باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخری زمانہ تک مُہر لگا دے ۔ بہتیرے اِسکی تفتیش و تحقیق کرینگے اور دانش افزون ہوگی ۔

۵ پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے ۔ ایک دریا کے اِس کنارہ پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارہ پر ۔

۶ اور ایک نے اُس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا پوچھا کہ اِن عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے ؟

۷ اور میں نے سنا کہ اُس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیُّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دَور اور دَور اور نیم دَور ۔ اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکینگے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائیگا ۔

۸ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا ۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند اِنکا انجام کیا ہوگا ؟

۹ اُس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند و سربمہر رہینگی ۔

۱۰ اور بہت لوگ پاک کئے جائینگے اور صاف و براق ہونگے لیکن شریر شرارت کرتے رہینگے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھیگا پر دانشور سمجھینگے ۔

۱۱ اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ اُجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوّے دن ہونگے ۔

۱۲ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے ۔

۱۳ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو کیونکہ تو آرام کریگا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا ۔

---

بائبل ص۸۴۲ کے اس حوالہ میں آیت ۱۱ تا ۱۳ میں ذکر ہے کہ اس وقت جب یہودی اپنی رسم سوختنی قربانی کو چھوڑ دیں گے اور بدچلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایک ہزار دو سو نوّے سال[1] ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال نبی نے تیرہ سو پینتیس برس لکھا ہے۔ گویا ۱۲۹۰ کے عدد سے ۱۳۳۵ تک مسیح علیہ السلام کو ظاہر ہونا چاہیئے تھا۔ جو تیرھویں کا آخر اور چودھویں صدی کا سر ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ ایسا ہی ہوا۔[2]

---

۱۔ آیت گیارہ میں ایک ہزار دو سو نوّے دن سے مراد سال ہیں۔ (اللہ کا دن تو ہزار سال کے برابر بھی ہوتا ہے اور پچاس ہزار سال کے بھی۔)

۲۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ۱۲۹۰ھ میں دعویٰ فرمایا اور ۱۳۲۶ھ میں وفات پائی۔

## نزولِ مسیح اور ارشاداتِ نبویؐ

احادیث میں بھی آخری زمانہ میں ایک "مہدی" اور "مثیلِ مسیح" کے آنے کی خبر بڑی کثرت اور تواتر سے ملتی ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے جس میں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور آخری زمانہ میں آنے والے مسیح کے حلیوں کا فرق بیان کر کے بتادیا کہ وہ دو الگ وجود ہیں۔ پھر مسیح ابن مریم کی وفات کا ذکر کر کے آخری زمانہ میں اُمّتِ مسلمہ میں سے ان کے مثیل کے آنے کی احادیث لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو:-

---

## الجزء الرابع عشر

---

يطلب من ملتزم طبعه

عبد الرحمن افندى محمد

بميدان الأزهر الشريف بمصر

طبع بالمطبعة البهية المصرية

١٣٥٦ هجرية — ١٩٣٧ ميلادية

( بَابُ نُزُولُ عِيسَى بنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ٣٢٢٧ = يَعْقُوبُ بنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بنَ المُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ = وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الجِزْيَةَ وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا حَدَّثَنَا ابنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ ٣٢٢٨ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ . تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالأَوْزَاعِيُّ

ان دو احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اوّل نزولِ مسیح کے بارہ میں بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلفیہ بیان ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ ابن مریم تمہارے اندر ضرور بضرور نازل ہوں گے۔ **دوسرے** یہ بتایا کہ اُمّتِ مسلمہ میں جب اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو مسیح حکم عدل ہو کر آئیں گے اور ان اختلافات کا فیصلہ کریں گے۔ **تیسرے** اس وقت عیسائی مذہب زوروں پر ہوگا اور مسیح آکر کسرِ صلیب کریں گے۔ یعنی عیسائی مذہب کے غلط اور جھوٹے عقائد کا ردّ کریں گے۔ **چوتھے** امامکم منکم کہہ کر بتایا کہ آنیوالا مسیح موسوی نہیں بلکہ اُمّتی ہوگا۔ وہ مسلمانوں میں سے ہی ان کا امام ہوگا۔ یعنی مثیل مسیح ہوگا۔

اب یہ بات ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی فرقہ بندی اور اختلافات اور عیسائی مذہب کا زور چودھویں صدی میں پورے عروج پر تھا۔ اسی لئے یہی زمانہ مثیل مسیح کے نزول کا ہے کہ جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت موسیٰ کے چودہ سو سال بعد تشریف لائے تھے۔ مماثلت کا تقاضا تھا کہ ان کا مثیل بھی چودھویں صدی کے اس پُرآشوب زمانہ میں آتا۔

## مسیح و مہدی ایک ہی وجود ہے

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آخری زمانہ میں جس مسیحؑ اور مہدیؑ کے نزول کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے مراد ایک وجود ہے اور مسیحؑ اور مہدیؑ اس کے صفاتی نام ہیں۔ وہ عیسائیوں کے لئے مسیحؑ اور مسلمانوں کے لئے مہدیؑ ہے۔ امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ

چار ہزار سے زائد احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کلام فقہی احکام و مسائل کا بہترین مجموعہ

سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم اردو

صحاح ستہ کی ایک مستند اور گرانمایہ کتاب

جمع و ترتیب

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینیؒ

جلد سوم

ترجمہ علامہ نواب وحید الزمان خان رح

تشریح و تفہیم مولانا محمد سلیمان صاحب کیلانی

ناشر۔ خالد گرجاکھی گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

۲۹۲

۹۳۳ عَنْ انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزداد الأمر إلا شدة ولا الدنيا إلا إدبارا ولا الناس إلا شحا ولا تقوم الساعة إلا على شرار الناس ولا المهدي إلا عيسى ابن مريم

۹۳۳ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز بروز سختی زیادہ ہوتی جاوے گی اور دنیا کا حال لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے اور دنیا میں ادبار بڑھتا جاوے گا یعنی مصیبت اور فتنے اور ... اور خواری اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جاوے گی روپیہ رکھ کر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کے لئے نہ دیں گے اور قیامت نہیں قائم ہوگی مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے۔

---

۳۳۱

ثم ذكر شيئا لا أحفظه فقال إذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فإنه خليفة الله المهدي

۹۸۰ عَنْ علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي منا أهل البيت يصلحه الله في ليلة

۹۸۱ عَنْ سعيد بن المسيب قال كنا عند أم سلمة فتذاكرنا المهدي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من ولد فاطمة

۹۸۲ عَنْ أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي

۹۸۳ عَنْ عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج ناس من المشرق فيوطئون للمهدي يعني سلطانه

پھر آپ نے کچھ اور بیان کیا جو مجھ کو یاد نہیں، لیکن حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابو نعیم نے کتاب المہدی میں اس کو بیان کیا کہ آپ نے فرمایا پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آوے گا جب تم اس کو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگرچہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

---

ان دو حوالوں میں سے پہلی حدیث میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ یعنی مثیلِ مسیح اور مہدیؑ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اور دوسری حدیث میں مہدیؑ کو قبول کرنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور اُمتِ مسلمہ کو تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے کہ خواہ برف کے تودوں کے اوپر چل کر جانا پڑے۔ اس مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے پاس پہنچنا اور اس کی بیعت کرنا ـــــ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

اس بارہ میں ایک اور حدیث امام احمد بن حنبل اپنی کتاب مسند احمد بن حنبل (مطبوعہ مصر) جلد دوم میں لائے ہیں جس میں ذکر ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ہی امام مہدی ہیں۔ ملاحظہ ہو عکس ٹائیٹل پیج مسند احمد بن حنبل۔

﴿الجزء الثاني﴾

من مسند امام المحدثين والقدوة في الزهد والورع

لائمة الدين امام السنة وعلم الامة الامام أبي

عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل

الشيباني المروزي رحمه الله

وأثابه رضاه آمين

*(وبهامشه كتاب منتخب كنز العمال في سنن الاقوال والافعال للشيخ الامام العارف بالله تعالى علاء الدين علي بن حسام الدين الشهير بالمتقي الهندي رحمه الله تعالى آمين)*

*(ترجمة مؤلف منتخب كنز العمال على ما في الطبقات الكبرى للشعراني)*
هو الشيخ علي الهندي نزيل مكة المشرفة اجتمعت به فيها سنة سبع وأربعين وتسعمائة وترددت اليه وتردد الي وكان عالما ورعا زاهدا نحيف البدن لا تكاد تجد عليه أوقية لحم من كثرة الجوع وكان كثير الصمت كثير العزلة لا يخرج من بيته الا لصلاة الجمعة في الحرم فيصلي في أطراف الصفوف ثم يرجع بسرعة وادخلني داره فرأيت عنده جماعة من الفقراء الصادقين في جوانب حوش داره كل فقير له خص متوجها فيه الى الله تعالى منهم التالي ومنهم الذاكر ومنهم المراقب ومنهم المطالع في العلم فأعجبني في مكة مثله وله عدة مؤلفات منها ترتيب الجامع الصغير للحافظ السيوطي ومختصر النهاية وغير ذلك وأطلعني على مصحف بخطه كل سطر ربع حزب في ورقة واحدة وأعطاني نصف فضة وقال لك المعذرة في هذا البلد فوسع الله علي في الحج ببركته حتى أنفقت ما لا عطاه من حيث لا أحتسب اه من الطبقات ومن مؤلفاته أيضا كما ذكره المؤلف بخطبة المنتخب منهج العمال في سنن الاقوال والاكمال لمنهج العمال وغاية العمال في سنن الاقوال ومستدرك الاقوال بسنن الافعال وكنز العمال في سنن الاقوال والافعال ومنتخب كنز العمال في سنن الاقوال والافعال وهو الموضوع بهامش هذا الكتاب

﴿تنبيه﴾ كنز العمال وان اشتهر بين الانام لكن منتخب كنز العمال الموضوع بالهامش مع احتوائه على المقصود من كنز العمال قد فاق عليه بشيئين كما قال المؤلف في خطبته (ففاق هذا التأليف على كنز العمال بشيئين أحدهما حذف التكرار والثاني امتزاج أحاديث الافعال بأحاديث الاقوال ترجمة بعد ترجمة) الى آخر ما ذكره وقد اشتمل على نحو اثنين وثلاثين ألف حديث خالية عن التكرار كما نقل عن الشوبري

...فلم يجدوا ... فقال والتحميم أن يحمل الزانيان على حمار ويقابل أقفيتهما ويطاف بهما ... حبرهم وهو ...
... صلى الله عليه وسلم ... فقال حبرهم ... إذ نشدتنا فإنا نجد في التوراة الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما أول ما ارتخصتم ...
... من ... وأخرت الرجم ... الناس ...
... فلا يرجم ... فاصطلحوا هذه العقوبة بينهم فقال (٤١١) النبي صلى الله عليه وسلم فإني أحكم بما في التوراة فأمر بهما فرجما ...

...صلى الله عليه وسلم قال الحسنة بعشر أمثالها والصوم لي وأنا أجزي به يدع طعامه وشرابه من جراي
وأنا أجزي به ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله عز وجل من ريح المسك حدثنا عبد الله حدثني
أبي ثنا محمد بن جعفر قال ثنا هشام بن حسان عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك
من عاش منكم أن يلقى عيسى ابن مريم إماما مهديا وحكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية
وتضع الحرب أوزارها حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا هشام عن محمد عن أبي هريرة

في التوراة فأمر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال الزهري فأخبرني سالم عن ابن عمر قال ... رأيتهما حين أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمهما ...

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم أنه قال إني لأرجو إن طال بي عمر أن ألقى عيسى بن مريم عليه السلام فإن عجل بي موت فمن لقيه
منكم فليقرئه مني السلام حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يزيد بن هرون أنا شعبة عن محمد بن زياد عن
أبي هريرة قال إني لأرجو إن طالت بي حياة أن أدرك عيسى بن مريم عليه السلام فإن عجل بي موت فمن لقيه
فليقرئه مني السلام حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت علي بن زيد

پہلا حوالہ ص۴۱۱ کا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ جو کوئی تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم کا زمانہ پائے جو امام مہدی اور حکم عدل ہوگا۔ اور کسر صلیب کرے گا ........ الخ

دوسرا حوالہ مسند احمد جلد دوم کے ص۲۹۸ کا ہے۔ جس میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں سے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا زمانہ پائے وہ اُن کو میرا سلام پہنچائے۔ اس سے مسیح و مہدی کی عظمت شان اور مقام کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسے قبول کرنا اور رسول اللہؐ کی طرف سے اسے سلامتی پہنچانا کتنا ضروری ہے۔ اور اس کی مخالفت اور انکار کتنا شنیع امر ہے۔

## مسیح و مہدی اور نشانات کا ظہور

حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِئَتَیْنِ کہ دو سو سال کے بعد نشانات کا ظہور ہوگا۔ حضرت ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں اس سے یہ مراد لیا ہے کہ مہدی اور مسیح کی پیدائش جو آیات کبریٰ میں سے ہے تیرھویں صدی میں ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ ملاحظہ ہو کتاب مرقاۃ۔

مرقاة المفاتيح

شرح

مشكوٰة المصابيح

للمحدث الشهير و الفقيه النبيل

علي بن سلطان محمد القاري رحمه الباري

المتوفى ١٠١٤هـ

الجزء العاشر

مكتبه امداديه ○ ملتان

(مغربي پاكستان)
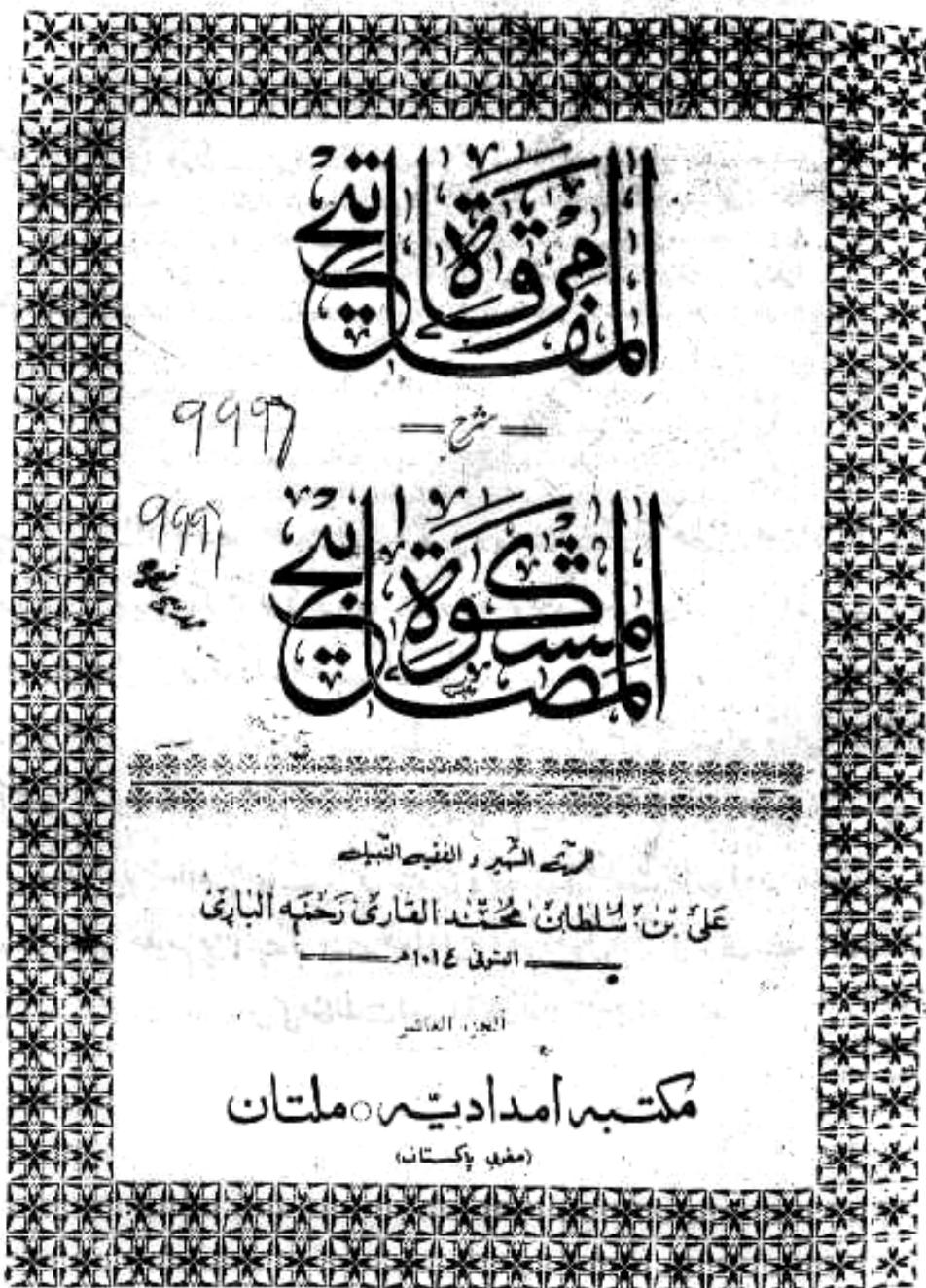
✱ ( الفصل الثالث ) ✱ عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الآيات بعد المائتين رواه ابن ماجه ✱ و عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرايات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فيها خليفة الله المهدي رواه أحمد و البيهقي في دلائل النبوة ✱ و عن أبي اسحق قال قال علي و نظر الى ابنه الحسن قال ان ابني هذا سيد كما سماه رسول الله صلى الله عليه وسلم و سيخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق و لايشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا

---

العذاب اذبها جلد الفرس و يعذب فيرتاض و يهذب به أهله بعده ( و شراك نعله و يخبره فخذه بما أحدث بعده رواه الترمذي ) و كذا الحاكم و صححه

✱ ( الفصل الثالث ) ✱ ( عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الآيات ) أي آيات الساعة و علامات القيامة تظهر باعتبار ابتدائها ظهورا كاملا ( بعد المائتين ) أي من الهجرة أو من دولة الاسلام أو من وفاته عليه الصلاة والسلام و يحتمل أن يكون اللام في المائتين للعهد أي بعد المائتين بعد الالف و هو وقت ظهور المهدي و خروج الدجال و نزول عيسى عليه الصلاة والسلام و تتابع الآيات من طلوع الشمس من مغربها و خروج دابة الارض و ظهور يأجوج و مأجوج و أمثالها قال الطيبي الآيات بعد المائتين مبتدأ و خبر أي تتابع الآيات و ظهور أشراط الساعة على التتابع و التوالي بعد المائتين و يؤيده قوله في الحديث السابق و آيات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع و الظاهر اعتبار المائتين بعد الالف اتنهى و لايخفى عدم ظهوره في ذوي النهى ( رواه ابن ماجه ) و كذا الحاكم في مستدركه ✱ ( و عن ثوبان قال قال رسول الله

امام ملا علی قاری فرماتے ہیں" المئتین" یعنی دو سو سال میں جو "ال" ہے وہ یہ معنے دیتا ہے کہ ایک ہزار سال کے دو سو سال بعد عظیم نشان ظاہر ہوں گے جن میں مسیح و مہدی کا ظہور سب سے بڑا نشان ہے جو تیرھویں صدی میں ہوگا۔

اسی طرح ابن ماجہ میں اسی حدیث کی شرح میں علامہ ابوالحسن السندی نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے مراد تیرھویں صدی میں نشانات کا ظہور ہے۔

حجج الکرامہ صفحہ ۲۵ پر نواب صدیق حسن خان نے اور تحفہ اثنا عشری مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مصنفہ حافظ علامہ غلام حلیم صفحہ ۲۷۵ میں یہی بات لکھی ہے کہ بارہ سو سال بعد قیامت کی علامات اور بڑے نشانات کا ظہور ہوگا۔

## امام مہدیؑ کی پیدائش

احادیث اور بزرگان سلف کے رؤیا وکشوف سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی معہودؑ کا تیرھویں صدی میں پیدا ہوجانا ضروری ہے تاکہ چودھویں کے سر پر ظاہر ہوسکے۔ النجمُ الثاقبُ اھتداء لمن یدّعی الدّین الواصب مطبوعہ ۱۳۱۰ھ کا یہ عکس ہے جس میں جلد دوم ص ۲۰۹ پر ایک حدیث میں امام مہدی کا سن ظہور ۱۲۴۰ھ بتایا گیا ہے۔

النجمُ الثاقبُ
اھتداء لمن یدعی
الدین الواصبُ
۱۳۱۰ھ

۳۰۹

اور اس پر ایمان لانا واجب ہو جیسے اشراط ساعت خروج دجال نزول عیسیٰ و ظہور مہدی الیٰ قولہ منکر ان اخبار کا کافر ہے فقط۔ قولہ بسفر اکتیس ملک تحت حدیث حذیفہ بن یمان۔ تصحیح نقل کرا کر۔ اقول یہ حدیث بھی اربعین مذکور میں مولف کی نہیں ہے بہرحال جبکہ وضعوہ کا لفظ خود اسنے لکھدیا ہے دعوے صحت اسناد کا نہیں کیا ہے با اینہمہ یہ بولنا کہ تصحیح نقل کرا کر یہ خفگی ہے یا انکار کی۔ قولہ اثبات اپنے عقیدہ فاسدہ وخیال کاسدہ کا اس روایت سے کرے۔ اقول اس سے عقیدہ پلید اور خیال سراپا ضلال آپکا متحقق ہو گیا کہ جو لوگ متمسک وحامل بروایات ضعاف ہیں وہ لوگ معاذ اللہ عقیدہ فاسدہ وخیال کاسدہ والے ہیں تو اول نمبر باخبار اللہ ان دونوں صفات کے کامل آپ ہی ہیں اور آپکے حضرات مشیر۔ آپکے تیرہ عوے میں تین روایت بھی ضعیف اور چونکہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ بحسب تمامی کتب دینیہ جیسے حدیث و جیسے فقہ و جیسے اخبار و مواعظ واخلاق روایت ضعیفہ کو شمول میں حسان وصحاح کی بطور شہادت تائید تقویت کیلئے لایا ہوں الخ

عہ حدیث حذیفہ بن یمان رض قال قال رسول اللہ صلعم اذا مضت الف ومائتان واربعون سنة يبعث الله المهدي فيبايعون على يديه خلق كثير وفي لفظ يجمع على يد المهدي خلق كثير فينزع المهدي فيغيبه الله تعالى لخير ثلاثين على دين آبائهم ويبغضون من خليفة الذي كان من افضل الناس في هذا الامر فيبغضهم الله ويزيدهم في طغيانهم يعمهون الا المعتصمون بكتاب الله وسنتي والناس يتجسسون المهدي جبلا جبلا وهو يفر منهم حجرا حجرا حتى اذا جاء امر الله ومضت له بضعة عشر من سنة ثم يأمره الله بحج البيت فاذا فرغ من الحج يخرج ويملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت قبله ظلما وجورا اخرجه ابن القطان وابن السكن وابن ابي شيبة وعبد ابن حميد وضعفوه اور باقی خوارزمیہ ہو تفسیر

[illegible]

حضرت حذیفہؓ بن الیمان سے روایت ہے کہ جب ایک ہزار دو سو ۱۲۴۰ چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی علیہ السلام کو ظاہر فرمائے گا۔ اور ایک خلق کثیر ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی ___ الخ۔

---

یاد رہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کا سن ولادت ۱۲۵۰ھ ہے۔

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی مشہور کتاب الیواقیت والجواہر (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ان کا یوم پیدائش ۲۵۵ سال بعد از ایک ہزار سال لکھا ہے۔ یعنی ۱۲۵۵ھ ان کی ولادت کا زمانہ ہے۔

ملاحظہ ہو کتاب الیواقیت والجواہر۔

کتاب الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر للامام
العارف الربانی سیدی عبدالوهاب الشعرانی
نفعنا الله والمسلمین برکاته وافاض
علینا من نفحاته
آمین

علی الهوامش بکتاب الکبریت الاحمر فی بیان علوم الشیخ الاکبر لصاحب
الیاقوت والجواهر المذکور رضا عف الله تعالی له اسنی الاجور)

(الطبعة الاولی)

(بالمطبعة الازهریة المصریة سنة ۱۳۰۵)

ويكفي أحدنا الإيمان بعذاب القبر ولا يحتاج إلى بيان كيفية الحقيقة فإن العقول تعجز عن مثل ذلك وسيأتي في مبحث خلق الجنة والنار مزيد كلام فراجعه والله تعالى أعلم

(المبحث الخامس والستون في بيان أن جميع أشراط الساعة التي أخبرنا بها الشارع حق لا بد أن تقع كلها قبل قيام الساعة)

وذلك كخروج المهدي ثم الدجال ثم نزول عيسى وخروج الدابة وطلوع الشمس من مغربها ورفع القرآن وفتح سد يأجوج ومأجوج حتى لو لم يبق من الدنيا إلا مقدار يوم واحد لوقع ذلك كله قال الشيخ تقي الدين بن أبي المنصور في عقيدته وكل هذه الآيات تقع في المائة الأخيرة من اليوم الذي وعد به رسول الله صلى الله عليه وسلم أمته بقوله إن صلحت أمتي فلها يوم وإن فسدت فلها نصف يوم يعني من أيام الرب المشار إليها بقوله تعالى وإن يوما عند ربك كألف سنة مما تعدون قال بعض العارفين وأول الألف محسوب من وفاة علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه آخر الخلفاء فإن تلك المدة كانت من جملة أيام نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومهد الله تعالى بالخلفاء الأربعة البلاد ومراده صلى الله عليه وسلم أن بالألف تقريبا سلطان شريعته إلى انتهاء الألف ثم تأخذ في ابتداء الاضمحلال إلى أن يصير الدين غريبا كما بدأ وذلك الاضمحلال يكون بدايته من مضي ثلاثين سنة في القرن الحادي عشر فهناك يترقب خروج المهدي عليه السلام وهو من أولاد الإمام حسن العسكري ومولده عليه السلام ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وهو باق إلى أن يجتمع بعيسى بن مريم عليه السلام فيكون عمره إلى وقتنا هذا وهو سنة ثمان وخمسين وتسعمائة سبعمائة سنة وست سنين هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل على بركة الرطلي بمصر المحروسة عن الإمام المهدي حين اجتمع به ووافقه على ذلك شيخنا سيدي علي الخواص رحمهما الله تعالى وعبارة الشيخ محيي الدين في الباب السادس والستين وثلاثمائة من الفتوحات

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی اس کتاب کے صفحہ ۱۶۰ پر پینسٹھویں بحث علامات قیامت کے ذکر میں مہدی، دجال اور ابن مریم کے ظہور کا ذکر کیا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ شیخ تقی الدین بن ابی المنصور نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا ہے کہ اُس "یوم" کے آخری سو سال میں یہ نشان ظاہر ہوں گے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث اِنْ صَلُحَتْ اُمَّتِیْ فَلَهَا يَوْمٌ میں وعدہ فرمایا ہے۔ پھر اس حدیث کی تشریح کرتے ہیں کہ حضورؐ کی مراد یہ تھی کہ ایک ہزار سال کے بعد دینِ اسلام اضمحلال کا شکار ہو جائے گا۔ اور یہ کمزوری کا دور ۱۱۳۰ھ سے ہوگا۔ تو اس وقت سے مہدی کا انتظار کرنا چاہیئے اور امام مہدیؑ حسن عسکری کی اولاد سے ہوں گے اور اُن کی ولادت وسط شعبان میں (ایک ہزار سال کے) ۲۵۵ سال بعد ہوگی۔ اسی طرح کتاب نور الابصار شیعہ مسلک کی معتبر کتاب ہے۔ اس میں علامہ شبلنجی نے بھی مسیح و مہدیؑ کی پیدائش کا سال ۱۲۵۵ھ لکھا ہے۔

(۱۷۰)

السبط رضي الله عنهما أو هو مارواه أبو داود في سننه وذهب إليه المناوي في كبيره وكان سر ذلك تركه الخلافة لله عز وجل شفقة على الأمة أو من ولد الحسين السبط رضي الله عنه قال بعضهم وهو الصحيح اسمه أحمد أو محمد بن عبد الله قال القطب الشعراني في اليواقيت والجواهر المهدي من ولد الحسن العسكري ابن الحسين ومولده ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين بعد الألف وهو باق إلى أن يجتمع بعيسى ابن مريم عليه السلام هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش

یعنی مہدیؑ کا وقت پیدائش وسط شعبان ۱۲۵۵ھ ہے۔

## مہدیؑ کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان

دارقطنی ایک بڑے عالم اور حدیث کے امام گزرے ہیں حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب نخبۃ الفکر صفحہ ۹۵ حاشیہ میں دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اے اہل بغداد! تم یہ خیال نہ کرو کہ میری زندگی میں کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے۔ آپ اپنی کتاب میں ایک حدیث لائے ہیں کہ مہدی کی صداقت کیلئے چاند اور سورج گرہن کے دو عظیم الشان نشان ظاہر ہونگے۔

سلسلة مطبوعات كتب السنة النبوية

( ٦ )

هــذا الكتاب يحتوي على كتابين جليلين

# ١- سنن الدارقطني

[illegible]

الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني

المولود سنة ٣٠٦ والمتوفى سنة ٣٨٥ هجرية

وبذيله

## التعليق المغني على الدارقطني

تأليف المحدث العلامة

أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي

## الجزء الأول

عني بتصحيحه وتنسيقه وترقيمه وتحقيقه محب السنة النبوية وخادمها

السيد عبد الله هاشم يماني المدني

بالمدينة المنورة - الحجاز

١٣٨٦ هـ - ١٩٦٦ م

دار المحاسن للطباعة

٢٤٩ شارع الجيش . القاهرة

دينار الطاحي عن يونس عن الحسن ، عن أبي بكرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « إن الله عز وجل إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له » . تابعه نوح بن قيس عن يونس ابن عبيد .

١٠ — حدثنا أبو سعيد الإصطخري ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ، ثنا يونس بن بكير عن عمرو(٧) بن شمر عن جابر ، عن محمد بن علي قال : إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض .

یعنی ہمارے مہدیؑ کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی مدّعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئے اور وہ یہ ہیں کہ مہدیؑ کے دعویٰ کے وقت چاند کو اس کے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ ویں اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن یعنی ۲۸ ویں کو گرہن ہوگا۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدّعی کیلئے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دعویٰ کے وقت چاند اور سورج کو رمضان میں ان تاریخوں میں گرہن ہوا ہو۔

حافظ محمد لکھو والے ابن مولوی بارک اللہ نے جو مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ کے قریب ایک بزرگ گزرے ہیں انہوں نے اپنی کتاب احوال الآخرت (منظوم پنجابی) مصنفہ ۱۲۷۷ھ میں ص۲۳ پر قیامت کبریٰ کی علامات کے ذکر میں یہ شعر لکھا ہے ؎

تیرھویں چن ستیہوئیں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ تک روایت والے

اسی طرح ایک اور بزرگ مفتی غلام سرور (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے بھی احوال الآخرت موسوم بہ اقوال الآخرت ص۱۶ میں یہ شعر لکھا ہے۔

؎ بہت قریب ظہور مہدی دی سمجھو نال یقینے
چن سورج دو ہیں گرہ جاسن وچ رمضان مہینے

اور یہ دونوں نشان رمضان کے مہینہ میں ۴ اپریل ۱۸۹۴ء کو ظاہر ہوئے جو چودھویں صدی کا سر ہے۔

(دیکھیں اخبار پائنیر اور سول اینڈ ملٹری گزٹ)

اب اس حدیث میں صاف طور چودھویں صدی متعین ہوئی ہے کیونکہ کسوف و خسوف جو مہدیؑ کا زمانہ بتلاتا ہے وہ چودھویں صدی میں ہی ہوا ہے ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا          یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

---

لہ یا تو سہو کاتب ہے یا مصنف سے سہو ہوا۔ اصل تاریخ ۲۸ رمضان ہی ہے۔

حضرت علامہ ابن عربی (متوفی ۶۳۸ھ) صاحب کشف بزرگ تھے۔ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ظہور مہدی کے بارہ میں ان کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو ظہور مہدی کے زمانہ میں گرہن ہوگا۔ جو ۱۳۱۱ھ کا سن بنتا ہے اور اسی ہجری سال میں یہ گرہن واقع ہوا۔ ملاحظہ ہو۔

مقدمة العلامة ابن خلدون

كتاب العبر وديوان المبتدا والخبر في

أيام العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من ذوى

السلطان الأكبر وهو تاريخ وحيد عصره

العلامة عبد الرحمن بن خلدون

المغربي رحمه الله

آمين

و بهامشه ترجمة صاحب المقدمة الامام

ابن خلدون المذكور

(الطبعة الأولى)

بالمطبعة الخيريه

لمالكها ومديرها السيد (عمر حسين الخشاب)

(بمصر القاهره)

... المنتظر وذلك خاتم الأنبياء وهذا خاتم الأولياء. وقال ابن العربي فيما نقل ابن أبي واطيل عنه
إن المنتظر هو من أهل البيت من ولد فاطمة وظهوره يكون من بعد مضي خ ف ج من الهجرة
ورسم ثلاثة يريد عددها بحساب الجمل وهو الخاء المعجمة بواحدة من فوق ستمائة والفاء أخت القاف
بثمانين والجيم المعجمة بواحدة من أسفل ثلاثة وذلك ستمائة وثلاث وثمانون سنة وهي آخر القرن السابع ولما
انصرم هذا العصر ولم يظهر حمل ذلك بعض المقلدين لهم على أن المراد بتلك المدة مولده وعبر بظهوره عن مولده
وأن خروجه يكون بعد العشر والسبعمائة فإنه الإمام الناجم من ناحية المغرب قالوا وإذا كان مولده كما زعم ابن
العربي سنة ثلاث وثمانين وستمائة فيكون عمره عند خروجه ستا وعشرين سنة قالوا وزعموا أن خروج الدجال
يكون سنة ثلاث وأربعين وسبعمائة من اليوم المحمدي وابتداء اليوم المحمدي عندهم من يوم وفاة النبي صلى الله
عليه وسلم إلى تمام ألف سنة قال ابن أبي واطيل في شرحه كتاب خلع النعلين الولي المنتظر القائم بأمر الله المشار
إليه بمحمد المهدي وخاتم الأولياء وليس هو بنبي وإنما هو ولي ابتعثه روحه وحبيبه قال صلى الله عليه وسلم
العالم في قومه كالنبي في أمته وقال علماء أمتي كأنبياء بني إسرائيل ولم تزل البشرى تتابع به من أول اليوم المحمدي
إلى قبيل الخمسمائة نصف اليوم وتأكدت وتضاعفت بتباشير المشايخ بتقريب وقته وازدلاف زمانه منذ انقضت
... وذكر الكندي أن هذا الولي هو الذي يصلي بالناس صلاة الظهر ويجدد الإسلام ويظهر

یعنی امام مہدی کا ظہور خ۔ف۔ج کے اعداد گزرنے کے بعد ہوگا ـــــ دراصل خ۔ف۔ج مخفف ہے۔سورۃ القیامۃ کی آیت " خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ " ہے۔جس میں چاند اور سورج کے اکٹھے گرہن لگنے کا ذکر ہے۔ان کے اعداد بحساب جمل ۶۸۳ ہیں۔مختلف لوگوں نے اس قول کی تاویلات کی ہیں اور ابن خلدون نے لکھا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی درست نہیں ٹھہری۔ہمارے نزدیک اس کی جو تاویل واقعاتی لحاظ سے بھی درست قرار پائی ہے وہ یہ ہے کہ ابن عربی کا منشاء غالباً یہ تھا کہ ان کے زمانہ کے ۶۸۳ سال بعد یہ نشان ظہور مہدیؑ کا ہوگا۔اگر اس مدت کو ابن عربی کے سن وفات ۶۲۸ میں جمع کریں تو ۱۳۱۱ ہجری کا سن بنتا ہے۔جس میں چاند اور سورج کو گرہن ہوا اور یہ نشان پورا ہوا۔

صرف ابن عربی ہی نہیں بلکہ ملتان کے ایک اور عالم صوفی بزرگ اور علم نجوم کے ماہر عبدالعزیز پرہاروی کا زمانہ مہدی میں چاند سورج گرہن کے بارہ میں ایک شعر ہے۔ ؎

در سنِ غاشی (۱۳۱۱ھ) ہجری دو قِران خواہد بود

از پئے مہدیؑ و دجال نشان خواہد بود

کہ سال غاشی میں جس کے اعداد ۱۳۱۱ھ ہیں دو اکٹھے گرہن ہوں گے جو مہدی اور دجال کے لئے نشان ہوں گے۔

## زمانہ مہدی کی الہامی شہادات

تاریخ بلوچستان جس کے مصنف ایک ہندو ہیں ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ اس میں ہندوستان کے ایک صاحب کشف بزرگ نعمت اللہ شاہ ولی (متوفی ۵۶۰ھ) کا قصیدہ درج ہے۔ جس میں مہدی کا سن ظہور ۱۲۸۹ھ بتلایا گیا ہے۔ جو تیرھویں کا آخر اور چودھویں کا سر ہے۔

ملاحظہ ہو کتاب "تاریخ بلوچستان"۔

# تاریخ بلوچستان

مصنف

رائے بہادر ہتو رام صاحب سی۔ آئی۔ ای

ریٹائرڈ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر چیف ہیڈ اسسٹنٹ

بلوچستان

۱۹۰۷ء

قصیدہ نعمت اللہ شاہ ولی

در ہزار و دو صد ہشتاد و ہشت یعنی ۱۲۸۸ھ میں مہدی آخر زمان ظاہر ہوں گے ــــ

اور دوسرے غ ش چوں گذشت از ہر سال یعنی جب غ اور ش کے اعداد ۱۳۰۰ گزر جائیں گے تو عجیب نشان رونما ہوں گے۔ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی طرف کئی قصیدے منسوب ہیں۔ ایک اور شعر ہے کہ

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش

در سال "کنت کنض" باشد چنیں زمانہ

یعنی "کنت کنض" کے سال میں جس کے اعداد ۱۲۷۰ھ بنتے ہیں وہ زمانہ ہے لیکن ان قصیدوں پر ہم نے تحقیق نہیں کی۔ تاہم ایک قصیدہ حضرت شاہ اسماعیل شہید نے اپنی کتاب اربعین فی احوال المہدیین میں ۱۸۶۰ء میں شائع کیا ہے جو معتبر ہے۔ جس میں نعمت اللہ ولی فرماتے ہیں کہ میں یہ بات اٹکل سے نہیں کہتا بلکہ خدائے کردگار سے علم پاکر کہتا ہوں مہدی و عیسیٰ ظاہر ہوں گے۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ ان کی سیرت و صورت آنحضرتؐ جیسی ہوگی اور ایک یادگار بیٹا عطا ہوگا۔ اور اسلام کو ان کے ذریعہ غلبہ نصیب ہوگا وغیرہ وغیرہ اور فرماتے ہیں کہ غ۔ رے سال کے بعد عجیب و غریب کام دیکھتا ہوں یعنی ۱۲۰۰ سال کے بعد تیرھویں صدی میں یہ نشان ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔ ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح  نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

یہ الہامی شہادت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ہے۔ آپ صاحب کشف والہام تھے۔ اور بارھویں صدی کے مجدد۔ اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ میں آپ نے ص۱۳۳ پر ایک تفہیم میں دعویٰ مجددیت فرمایا ہے اور اس سے اگلی تفہیم میں اپنی الہامی گواہی دی ہے کہ مہدی ظاہر ہونے والا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب تفہیمات۔

قال اللہ تعالیٰ

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

كتابُ

# التفهيمات الالهية

تاليف

حجة الاسلام الشيخ قطب الدين احمد المعروف بالشاه ولي الله المحدث الدهلوي قدس سره العزيز

— المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ —

صاحب حجة الله البالغة والبدور البازغة والخير الكثير وغيرها

سلسلہ مطبوعات المجلس العلمی ڈابھیل (سورت) الہند

رقم ۱۸



سنہ ۱۹۳۶ء

طبع فی

مدینہ برقی پریس بجنور (یوپی)

سنہ ۱۳۵۵ھ

## تفہیم

ولابد لکل نبي من مجدد ینقح دینہ عن انتحال المتحلین ولو تحرث ... لباس السکینۃ فجعل یضع الوجوب والتحریم والکراھۃ والسنیۃ والاباحۃ ... وینقح الشریعۃ عن الاحادیث الموضوعۃ واقیسۃ القائسین وعن کل افراط وتفریط ولا یکون الفقیہ مجددا فان کان المجدد بعینہ الوصي تم امرہ۔

## تفہیم

کنت البسني اللہ سبحانہ خلعۃ المجددیۃ حین انتہت بي دورۃ الحکمۃ ثم الہمت الحقانیۃ وسلب عني کل علم نظري فکري بقیت متحیرا کیف یتأتی لی المجددیۃ ثم ... ربي جل جلالہ طریقا خاصا بجمع ما بین الامیۃ والمجددیۃ بلا نظر فکري والی الان ... تفصیل المجددیۃ وعرفت اجمالہا وعلمت علم الجمع بین المختلفات ... ان الراي في الشریعۃ تحریف وفي القضاء مکروہ۔

## تفہیم

(علمني ربي جل جلالہ ان القیمۃ قد اقتربت والمہدی تہیأ للخروج والکمال قد انقطع نموہ بعد حامل الطریقۃ المتأخر وعسی ان لا یکترث منا الوصي اطول الاعمار فسبحان اللہ ماذا انزل من الفتن بحسب امر من الکمال ان ینعکس فیہ انوار الحامل للوحي انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

فرماتے ہیں میرے ربّ نے (جس کی شان بہت بلند ہے) مجھے علم دیا ہے کہ قیامت کا زمانہ قریب ہے۔ اور مہدیؑ ظاہر ہونے کے لئے بالکل تیار ہے ——— یہ بات حضرت شاہ ولی اللہ نے بارہویں صدی میں فرمائی۔ اس لحاظ سے تیرھویں صدی میں مہدی کا پیدا ہونا ضروری تھا۔

یہی نہیں بلکہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴ پر نواب صدیق حسن خان نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ایک کشف لکھا ہے کہ ان کو تاریخ ظہور مہدی کشفی طور پر "چراغ دین" کے لفظ میں بحساب جمل اللہ کی طرف سے معلوم ہوئے تھے یعنی ۱۲۶۸ ——— اس طرح تیرھویں صدی میں ظہور مہدیؑ کی خبر حضرت شاہ ولی اللہ نے دے دی۔

ایک اور شیعہ بزرگ علامہ الشیخ علی اصغر بروجردی نے اپنی کتاب نور الانوار میں مسیح و مہدی کے زمانہ کی علامات اور تعیین پر بحث کی ہے اور ایک شعر میں ان کے ظہور کا زمانہ بھی بتایا ہے۔ کتاب کا عکس ... ہے۔

تاریخ آمد ...

نمبر ...

هو الله

در حقیقت کتاب نور الانوار که در متن این کتاب مستطاب مسطورات نوریت از تجلیات فیوضات ائمه اطهار علیهم سلام الله الملک الغفار که در احوال حضرت بقیة الله حجت قاطع البرهان و شریک القرآن جناب صاحب العصر

و الزمان از اول تولد آن مفخر دودمان بنی اولاد آدم تا روز قیامت و هر کس که بمذهب شیعه اثنی عشریه داخلست از عالم و عامی چون بشرف مطالعه این سطور نعمت و سرور فائز شود قطعاً خارج از عموم حدیث مشهور من مات و لم یعرف امام زمانه

مات میتة الجاهلیة شده است زیرا که آنچه لازمست در تفتیش احوال آنحضرت با حدیث واضح و مبین در آن مسطورست از اخبار و دلایل عقلیه و نقلیه در علامات ظهور و کیفیت حجت آل محمد ... مزبور است

سنه ۱۳۲۸

۳۱۵

وھاوان مشرکان ... نیکو دہ و برا کار ... فرود و ... این ور یہا
اوضاع عالم دگرگون خواہد شد ( اندر صرغی اگر جانی زندہ ملک ملت
ملت و دین دگرگردد ) وما قرب شصت ... جدید و غریبہ عجیبہ ... در زمان ...

یعنی سال "صرغی" میں اگر زندہ رہا تو ملک و دین پہ ایک انقلاب آئے گا۔ اور "صرغی" کے اعداد ۱۳۰۰ بنتے ہیں۔

اس طرح کے کئی حوالے اور بزرگوں کے بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ "قیامت صغریٰ" مولفہ ڈاکٹر سید محمد عباس قمر زیدی صفحہ ۱۵۱ میں لکھا ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کے بارہ میں بزرگوں کے بے شمار حوالے موجود ہیں۔ لیکن مثال کے طور پر انہوں نے علامہ شیخ محقق طوسی بشیخ بہائی علیہ الرحمۃ اور کتاب مجمع النورین کے حوالے دیئے ہیں۔

شیخ بہائیؒ اپنے کشکول میں بحساب جمل فرماتے ہیں کہ ۱۳۳۰ھ / ۱۲۶۰ھ اسلام کے لئے انقلابی سال ہوں گے۔

اس طرح مختلف الفاظ میں بحساب جمل مجمع النورین میں بھی ۱۲۷۰ھ اور ۱۲۸۰ھ کے سال ملک و ملت کے لئے انقلاب انگیز قرار دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک شعر ہے!

در سال "غزن" ملک مکدّر گردد ۔ در سال "غرض" زیر و زبر گردد

یعنی سال غزن یعنی ۱۲۵۰ھ میں ملک کی حالت مکدّر ہوگی۔ اور سال غرض یعنی ۱۲۹۰ھ میں وہ زیر و زبر ہو جائے گا۔ یعنی انتہائی کمزور حالت ہو جائے گی۔

پس یہ سارے بزرگ دین کی کمزوری کا زمانہ اور اس کے لئے انقلاب انگیز تبدیلی کا زمانہ تیرھویں صدی قرار دیتے ہیں جس میں مہدی نے ظاہر ہونا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ مسلمان یہود کے مشابہ ہو جائیں گے اور ایمان ثریا پہ اٹھ جائے گا تو ایک فارسی الاصل آکر اسے زمین پر قائم کرے گا۔

ایک اور بزرگ حافظ برخوردار آف چٹی شیخاں سیالکوٹ اپنی کتاب "انواع" مصنفہ ۱۰۷۷ھ میں مہدی کا زمانہ چودھویں صدی قرار دیتے ہیں ان کا شعر ہے ۔ پچھے یک ہزار دے گزرے ترے سو سال پہ حضرت مہدی ظاہر ہوسی کرسی عدل کمال۔

کتاب کواکب دریہ حضرت سید محمد حسن صاحب رئیس امروہہ کی تصنیف ہے جس میں
انہوں نے ظہور مہدی کا زمانہ چودھویں صدی بتایا ہے۔ ٹائٹل پیج کا عکس ملاحظہ ہو۔

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان فیض نوامان کتاب لاجواب مسمی بہ

کواکب دریہ

تالیف حضرت حکیم سید محمد حسن صاحب

عیسیٰ علیہ السلام اترائے ہیں یہ جگہ جو اب تفسیر **غایۃ البرہان** کے مقدمہ دوم کے اخیر میں جسنے لکھا ہے **فائدہ**
اخیر مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر ترکوں کی تباہی کے بعد ہے کشتی نرسنگہ کر انجیل مکاشفات میں جرادی ترکوں
کو لکھا ہے اور انکا منقود ہونا ممالک مقدسہ سے قیامت کی قرب حسب حیثیت ہوا اور ترکوں کی بادشاہت غالباً
انیس سال بعد سنہ ۱۳۱۲ھ سے برباد ہوگی اور سنہ مقتول ہوئے لارڈ میو کو جس شب ہوئی عام ہوگی وہ مہدی
کی ماں کے پیٹ میں آنے کی شب ہے حساب ہو جو عشق کے عدد تیرہ سو خمسین سے ہے عشق سورہ شوریٰ
سے کرتا ہوں پس انکی تشریف آوری انیس سال بعد اس سنہ ۱۳۱۲ھ سے ہونیوالی ہے واللہ اعلم بالصواب

## بابُ العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

یہ مقام غور طلب ہے کہ یہ علامات بین یدی الساعۃ ہیں پس اس وقت سے ساعت کا شمرہ علامات ہوا اور
وہی حدیث ظاہر ہے کہ ہزار سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت ہو جائیگی ہزار سال کا

مذکورہ حوالہ میں مہدی کا سن ظہور چودھویں صدی میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۶۱ پر آیت حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (الانبیاء: ۱۷) کے بعد لکھتے ہیں "پس اس کے بعد قیامت کا انکار سخافت ہے اور ان واقعات کی یہ صورت ہونے والی ہے کہ غالبًا اس سال ۱۳۱۲ھ سے تیرہ چودہ سال بعد چار سلطنتوں نصاریٰ کا اتحاد ہوگا جن میں ایک روم اٹلی ہوگا تو اس وقت میں ساڑھے تین سال تک مکاشفات انجیل کے مطابق اہل اسلام و نصاریٰ اٹلی وغیرہ میں جنگ عظیم ہوگی جو ملحمۂ کبریٰ کر کے ہے اور نصاریٰ کی فتح ہوگی تو امام ہمام مہدی علیہ السلام حسنی مکہ میں مدینہ سے تشریف لاویں گے۔"

نواب صدیق حسن خان بڑے عالم فاضل انسان تھے مولوی محمد حسین بٹالوی نے تو ان کو مجدد وقت قرار دیا ہے۔ آپ کی کئی تصنیفات ہیں۔ ایک اہم تصنیف حجج الکرامہ فی آثار القیامہ فارسی میں ہے۔ اس کتاب میں متعدد مقامات پر انہوں نے چودھویں صدی میں امام مہدی کے ظہور کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب حجج الکرامہ

۳۹۴

حجج الکرامہ ص ۳۹۴ میں نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ اہل سنّت کا یہی مذہب ہے کہ الآیات بعد المئتین یعنی بارہ سو سال گزرنے کے بعد یہ علامات شروع ہو جائیں گی اور مہدیؑ مسیحؑ اور دجّال کے نکلنے کا وقت آجائے گا۔

پھر نعیم بن حماد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ابو قبیل کا قول ہے کہ ۱۲۰۴ھ میں مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ لیکن یہ قول بھی صحیح نہ نکلا۔ پھر شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کا کشف لکھتے ہیں
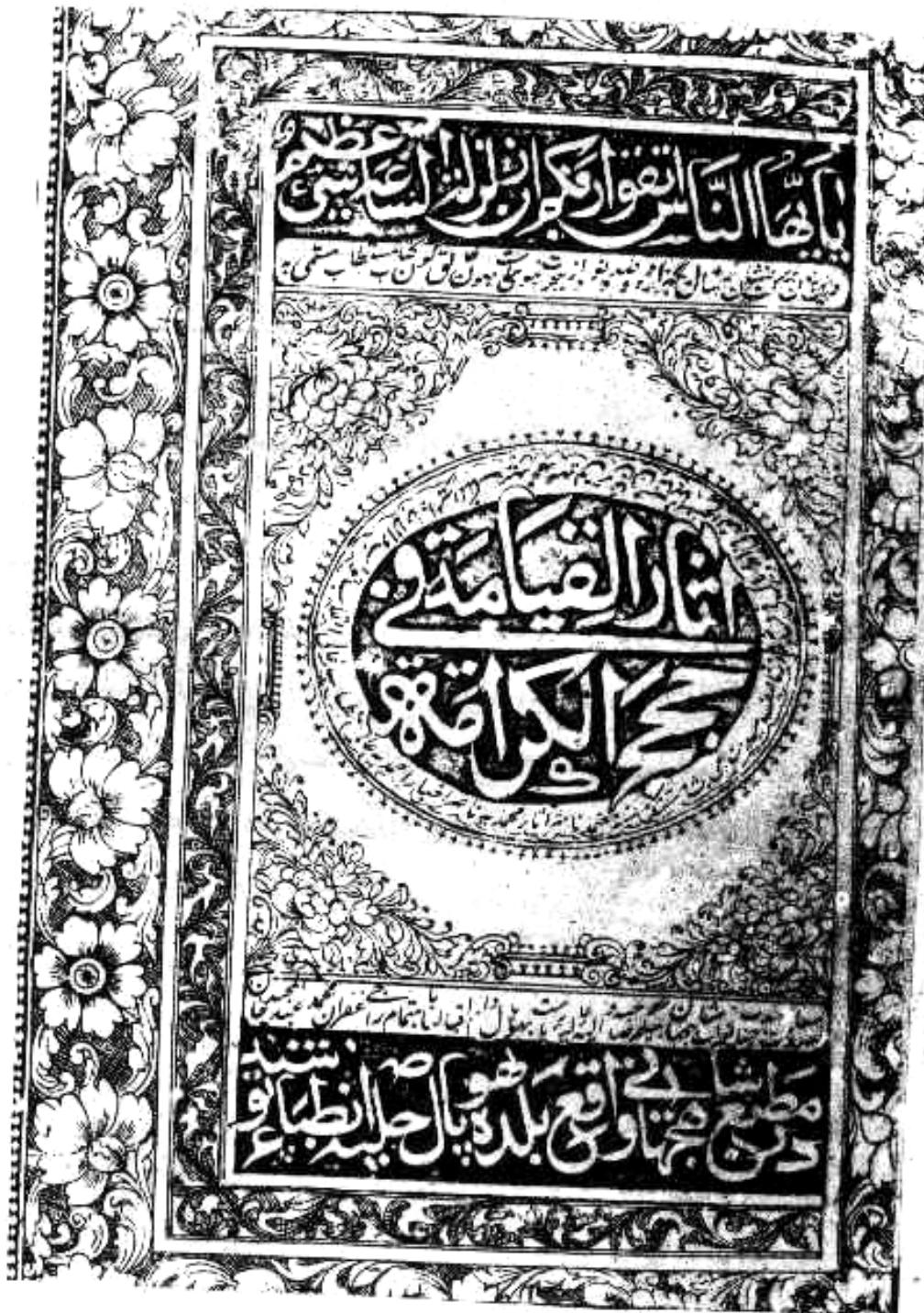
کہ ان کو تاریخ ظہور مہدیؑ لفظ چراغ دین میں بتائی گئی جس کے اعداد ۱۲۶۸ بنتے ہیں ۔

پھر قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے رسالہ سیف مسلول کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ علمائے ظاہری و باطنی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تیرھویں صدی کے اوائل میں ظہور مہدیؑ ہوگا —— پھر لکھتے ہیں کہ بعض مشائخ اپنے کشف میں یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ مہدیؑ کا ظہور بارہ سو برس سے پیچھے ہوگا اور تیرھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا ۔"

اس کے بعد اسی کتاب کے ص۳۹۵ پر لکھتے ہیں کہ یہ سال تو گزر گئے اور تیرھویں صدی سے صرف دس برس رہ گئے اور اب تک نہ مہدیؑ نہ عیسیٰؑ دُنیا میں آئے ۔ پھر اپنی رائے لکھتے ہیں کہ میں بلحاظ قرائن تو یہ گمان کرتا ہوں کہ چودھویں صدی کے سر پہ ان کا ظہور ہوگا ۔

پھر لکھتے ہیں کہ وہ قرائن یہ ہیں کہ تیرھویں صدی میں دجالی فتنے بہت ظہور میں آگئے ہیں اور اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح نمودار ہو رہے ہیں اور اس تیرھویں صدی کا فتن و آفات کا مجموعہ ہونا ایک ایسا امر ہے کہ چھوٹے بڑے کی زبان پر جاری ہے ۔ یہاں تک کہ جب ہم بچے تھے تو بڑھی عورتوں سے سُنتے تھے کہ حیوانات نے بھی اس تیرھویں صدی سے پناہ چاہی ہے ۔

پھر لکھتے ہیں اب وہ وقت قریب ہے کہ جو مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا ظہور ہو کیونکہ علامات صغریٰ سب وقوع میں آگئی ہیں ۔ اور ان نشانیوں کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ یہ سب واضح علامات اور روشن نشانات اس بات پر گواہ ہیں کہ اب وہ وقت ظہور مسیح و مہدیؑ بہت نزدیک ہے ۔ کتاب کے ص۴۱ پر لکھتے ہیں تیرھویں صدی میں جو دس سال باقی ہیں ، اس میں امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے یا چودھویں کے عین سر پہ تشریف لائیں گے —— اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں کہ یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ چودھویں صدی کے پہلے سال میں قیامت کبریٰ کی نشانیاں ظاہر ہوں ۔ جن میں سب سے بڑی نشانی مہدیؑ کا آنا ہے ۔ کتاب کے ص۵۲ پر علامات زمانہ مسیح و مہدی کا ذکر کرکے لکھتے ہیں " و بر ہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی دارد " کہ ہر صورت میں آئندہ صدی (چودھویں) میں مہدیؑ کا آنا قرینہ قویہ رکھتا ہے ۔ ص۱۳۹ میں گیارھویں بارھویں اور تیرھویں صدی کے مجددین کا ذکر کرکے لکھتے میں چودھویں صدی کے سر پر جس میں دس سال باقی ہیں اگر مہدیؑ و عیسیٰؑ نازل ہوں تو وہ مجدد اور مجتہد ہوں گے ۔

صاحب حجج الکرامہ نے مختلف بزرگان سلف کے اقوال ظہورِ مہدی کے نقل کر کے آخر میں اپنی رائے بھی چودھویں صدی میں اُن کے ظہور کی دی ہے۔ اس طرح کے چند اور حوالے بھی پیش ہیں۔

دبستان مذاہب مصنفہ مؤبد شاہ ص۲۸۵ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلٰی رَأْسِ اَلْفٍ وَثَلٰثِمِئَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا یعنی مغرب سے طلوع آفتاب تیرھویں صدی کے سر پر ہوگا۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ طلوع شمس سے مراد یہاں امام مہدی ہیں جو تیرھویں صدی میں پیدا ہوں گے اور چودھویں کے سر پر ظاہر ہوں گے۔

نور الانوار ص۹۹ میں علامہ بروجردی نے بھی مغرب سے طلوع آفتاب سے مراد امام مہدی کا ظہور لیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ کئی علمائے عظام اور صوفیائے کرام نے یہ معنے کئے ہیں۔

علامہ ابو حفص محمد عتیق اللہ ۱۳۰۱ھ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب تیرھویں صدی بھی ختم ہوگئی تو ماہ گزر گئے۔ دیکھئے اس صدی کے سر پر کس کو یہ خلعتِ فاخرہ مرحمت ہوتا ہے۔ اللہ کرے امام مہدی علیہ السلام ہی آجائیں وہی اس صدی کے مجدد ہوں گے۔"

(حسن المساعی الی نصح الرعیۃ والراعی ص۲۹۶)

سید ابوالحسن ندوی تیرھویں صدی کے اختتام کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی ملہم اور مؤید من اللہ کی آمد کی منتظر تھی کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔" (قادیانیت ص۱۷)

پھر لکھتے ہیں:۔ نزول مسیح کا عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے مسلمان اس عقیدہ سے واقف اور اس کے قائل تھے احادیث میں اس کی اطلاع دی گئی ہے اور مسلمان حالات کی خرابی اور پیہم حوادث و مصائب کے اثر سے کسی مردِ غیب کے منتظر بھی تھے۔ اور بالخصوص تیرھویں صدی کے خاتمہ پر ظہور مسیح کا چرچا بھی تھا۔" (قادیانیت ص۶۹)

ایک بزرگ عالم سیّد محمد عبدالحیٔ ابن حکیم سیّد محمد عبدالرزاق مرحوم بن سید فتح علی مغفور ساکن قدیم منڈوا ضلع فتح پور نے ایک کتاب ماہِ رجب ۱۳۰۱ھ میں تالیف کی۔ اور ۱۳۰۹ھ میں شائع ہوئی۔ کتاب کا نام حدیث الغاشیہ ہے اور لفظ غاشیہ کے اعداد بھی ۱۳۱۷ بنتے ہیں۔ گویا اس نام میں بھی صاحب کتاب نے چودھویں صدی کی طرف اشارہ کیا ہے اور کتاب میں بھی امام مہدیؑ کے ظہور کا آخری زمانہ تیرھویں صدی بتایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ تمام علامات ان کی ظاہر ہو چکی ہیں اب وقت ظہور کا بہت قریب ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب۔

حدیث الغاشیه

عن

الفتن الخالیة والفاشیه

طبع فی مطبع سعید المطابع الواقع

فی بلدة بنارس سنة ۱۳۰۹

الهجریة القدسیة

فقط

"اقتراب الساعۃ" ابوالخیر سید نورالحسن خان کی ۱۳۰۹ھ کی تصنیف ہے۔ اس کا نام سورۃ القمر کی پہلی آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ حضرت علامہ ابن عربی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی ہے جو زمانہ دوران قمر یعنی چودھویں صدی میں تشریف لائیں گے۔

اقتراب الساعۃ کے مصنّف بڑی شدت سے چودھویں صدی میں مہدی کے منتظر نظر آتے ہیں اور اس کے ظہور کی تمنّا رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب اقتراب الساعۃ۔

قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

اقتراب الساعة
طبع في مطبعة سعيد المطابع الكائنة
مولفہ ابوالخیر نواب سید نورالحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان
في بنارس
سنہ ۱۳۰۹ھ

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المهدی سنة
تین اسیخر یا جعفر صادق علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ مہدی کا سنہ دو سو
نکل کر سے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے آبی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المهدی
سنة اربع و مائتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً میں کہتا ہوں اس حساب سے
ظہور مہدی کا شروع تیرہویں صدی پر ہونا چاہئے تھا مگر یہ صدی پوری گزر گئی
مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب
کے لکھنے تک چھ مہینے گزر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل رحم و کرم
فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں آگے بات تو ضرور ہوئی کہ تیرہویں
صدی کے اوائل میں بھی حسب وعدہ سالت پناہی صلعم مجدد دین کے
سنے گئے ہیں قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تو قطعاً
تھا میں بارہویں صدی کے آخر میں پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہاں تک
کہ سنہ پچاس یا پچپن میں اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نعمت سنہ انسے ہوئی
پھر ویسی کسی سے نہ دیکھی نہ سنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیرا بعد میں سید احمد بریلوی
قدس سرہ مجدد ہوئے آپ نے بھی رد شرک و بدعت کا خوب ہوا صاحب شاہ رسنہ اکیلی
ہجری میں تھا انہوں نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہویں صدی
تیرہویں صدی میں کیا تھا مگر وہ حساب ٹھیک نہ اترا اب یہ صدی چودہویں شروع
ہے ہر طرف سے آواز فتنہ و فساد نے کانوں کو بہرہ دیا ہے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے
ہماری خاک ہستی کو نسا رنگ لا دے تنبیہ اشاعہ میں کہا ہے وجہ جمع کی درمیان
ان روایات کے یہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دو سو میں
ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سات آدمیوں کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دو سو
چار میں ہوگا یہ بات بعد فتح رومیہ و قاطع کے ہوگی سو یہ روایت کچھ منافی خروج

پہلے حوالہ میں لکھا کہ چودھویں صدی کا پہلا سال ہے اور مہدیؑ ابھی ظاہر نہیں ہوئے حالانکہ ان کو تیرھویں صدی میں ظاہر ہونا چاہیئے تھا۔ پھر اس اُمید کا اظہار کرتے ہیں کہ شائد چار چھ ماہ میں چودھویں کے سر پہ ان کا ظہور ہو۔ پھر الاشاعۃ فی علامات الساعۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں:"انہوں نے مہدیؑ کے ظہور کا اندازہ بارھویں یا تیرھویں صدی بتایا تھا وہ بھی ٹھیک نہ اترا۔ پھر چودھویں صدی کے فتنوں کا ذکر کرکے مہدیؑ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہیں کہ اب تو اسے ظاہر ہونا چاہیئے۔

خواجہ حسن نظامی کی یہ تصنیف "کتاب الامر یعنی امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض" ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ اس میں انہوں نے ظہور امام مہدیؑ چودھویں صدی میں ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان کے ظہور کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور یہی زمانہ ان کے ظہور کا ہے۔ ملاحظہ ہو:-

باضابطہ رجسٹری شدہ - ملنے کا پتہ صرف حلقہ نظام المشائخ دہلی

یاسین

# کتاب الامر

یعنے

## امام مہدی کے انصار

اور

## اُن کے فرائض

مصنفہ شیخ سنوسی

جس میں بہ تفصیل [illegible] عیسائی اور ہندو مذہب کی مستند کتابوں سے ظہور مہدی کی بشارتیں [illegible] کے خروج و عروج کا ثبوت احادیث رسول صلعم سے [illegible] کے اسلامی اوصاف۔ انگریزی پارلیمنٹ کو دعوت اسلام شیخ سنوسی کی بتائی ہوئی آیات جن میں سائنس کی آئندہ [illegible] سے دوستی کی تلقین۔ برٹش تاج کی وفاداری [illegible]

جس کو [illegible] خواجہ حسن نظامی [illegible] حلقہ نظام المشائخ [illegible]

[illegible] نے مرتب کیا

[illegible]

روز بازار اسٹیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء میں چھپوا کر دہلی سے شائع کیا

قیمت [illegible]

طور پر واقف ہو جائیں۔ الغرض صرف ایک خبر پیش کی جاتی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ حکومت عثمانیہ میں عبد الحمید خان ثانی سلطان کی حکومت ۳۳ برس رہیگی۔ اس کے بعد معزول ہوں گے۔ اور انکے بعد آٹھ برس کے عرصہ میں دو سلطان اور تخت نشین ہوں گے کہ اتنے میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔" (فتوحات المکیہ در عنوان وزراء المہدی)

سلطان عبد الحمید خان غالباً ۱۲۹۳ء میں تخت نشین ہوئے ہیں اور ۱۳۲۶ء میں معزول ہوئے۔ اس حساب سے پورے ۳۳ برس کی حکومت ثابت ہو۔ انکے بعد پہلے بادشاہ سلطان محمد رشاد ہیں۔ دوسرے اور ہوں گے۔ اور ۱۳۳۵ء میں یعنی آج سے پانچ برس بعد حضرت امام کا ظہور ہو گا۔ گویا حضرت امام ابن عربی نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔

ص ۵

(قرآن شریف میں سب سے پہلے الٓمٓ کا لفظ تم نے پڑھا ہو گا۔ اسمیں اشارہ ہے کہ ال محمد اس کتاب (علم) کو جسمیں کچھ شک نہیں عالمگیر کرنیکے کھڑی ہوگی۔ اسی الٓم کے میم میں اس نائب رسول مہدی کے ظہور کی خبر ہے۔ یعنی وہ ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہو گا۔ اور اسلام کے منتشر اور پراگندہ کاموں کو سمیٹ کر یک جا کر دے گا۔ اور سارے جہان کو اسلام کے حقانی دائرے میں لے آئیگا۔)

ص ۳۹ کے حوالہ میں خواجہ حسن نظامی حضرت ابن عربی کی کتاب فتوحات مکیہ باب وزراء المہدی سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔
پھر ص ۵ میں الٓمٓ سے ظہور مہدی کی طرف اشارہ لیا ہے کہ امام مہدی ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہو جائے گا۔ چنانچہ ۱۳۴۰ھ کے سال کے ساتھ مسلمانوں کو بہت امیدیں رہیں۔ یہاں تک کہ یہ سال گزر گیا۔

اخبار کشمیری میگزین لاہور نے ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں "۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں" کے عنوان سے لکھا "مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیوں کے لئے مشہور ہیں ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں وہ سب پوری اتری ہیں بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔" آگرہ اخبار "ظہور امام الزمان" کے تحت لکھتا ہے کہ ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اس قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور ایک نشان ہے جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونے والا ہے" (۱۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء)۔ لیکن ۱۳۴۰ھ میں بھی مسلمانوں کی یہ امید بر نہ آئی چنانچہ آگرہ اخبار ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۳۴۰ھ کا سال گزرنے پر لکھتا ہے! "سنا تھا اور کہنے والے یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ ۱۳۴۰ھ میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہے مگر وہ سال ختم ہوا اور کسی گوشہ دنیا سے ظہور امام علیہ السلام کی کوئی خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی۔"

کتاب گوہر یگانہ میں علامہ جزائری نے امام مہدی کے زمانہ کی تعیین کے زیر عنوان ان کا زمانہ علامہ مجلسیؒ کے حوالہ سے چودھویں صدی بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو عکس کتاب۔

# گوہر یگانہ

۲۹ ④

در حالات و ارشادات امام زمانؑ

تالیف

قدوۃ السالکین جناب سید آلِ محمد نقوی مہر جانسی دام مجدہٗ

مصدقہ

حضرت علامہ جزائری مدظلہ

ناشر

ادارہ علوم آلِ محمدؐ

سٹریٹ ۲۹، وسن پورہ۔ لاہور

قسم عام بلا جلد ۳/۵۰ روپے

قسم خاص مجلد ۶/- روپے

> ۵۶
>
> آپ کے وقت ظہور پر روشنی پڑتی ہے وہ یہ تھا۔
>
> علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ رجعت میں تفسیر عیاشی سے ایک روایت درج کی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقوم قائمنا عند انقضائها بالمرا۔ یعنی ہمارا قائم "المرا" کے خاتمہ پر ظہور کرے گا۔ اس حدیث کے معنی علامہ مجلسیؒ نے یوں کئے کہ قرآن کے پانچ سورے جہاں "الرا" آیا ہے اس کو جمع کر کے اس کے عدد جوڑے ۱۱۵۵ھ ہوتا جو گذر گیا۔ اور آپ کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ پانچ سورے یہ ہیں۔ (۱) ہود (۲) ابراہیم (۳) حجر (۴) یونس (۵) یوسف۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک چھٹا سورہ رعد بھی ہے۔ جس میں المرا ہے۔ لہٰذا اب کل چھ سورے ہوئے۔ المرا کے عدد ۲۳۱ ہیں اس کو ۶ سے ضرب دینے پر ۱۳۸۶ نکلتا ہے۔ یہ اگرچہ مجملات میں سے ہے لیکن اگر اس کا یہی مطلب ہے جو علامہ مجلسیؒ نے سمجھا ہے تو ۱۳۸۶ھ یعنی آج سے دو سال بعد آپ کا ظہور موفور السرور ہوگا۔ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ وسہل مخرجہ
>
> **پیشین گوئی بذریعہ رویائے صادقہ**

ص۵۵ پر مصنف نے امام مہدی کے وقتِ ظہور کا تعین عنوان قائم کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ص۵۶ پر علامہ مجلسی کے رسالہ رجعت میں بحوالہ تفسیر عیاشی سن ظہور مہدی ۱۱۵۵ھ بتایا ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت تک مہدیؑ ظاہر نہیں ہوتے اس لئے صاحب کتاب نے ایک اور تاویل سے وہ زمانہ ۱۳۸۶ھ نکالا ہے۔ اس کے بعد پیشگوئی بذریعہ رویائے صادقہ کے عنوان سے بھی مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ یہی قرار دیا ہے۔

---

بعض اور کتب و رسائل کے نام بھی ہمیں ملے ہیں جن میں مہدی کا زمانہ چودھویں صدی درج ہے مگر وہ کتب فی الحال دستیاب نہیں ہو سکیں مثلاً۔ رسالہ مہدی نامہ میں چودھویں صدی درج ہے۔

— اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۶۱ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی ظہور مہدیؑ کیلئے چودھویں صدی کو تسلیم کیا ہے۔

— تلخیص التواریخ صفحہ ۳۰۰ میں بھی یہی زمانہ مہدیؑ کا لکھا ہے۔

— اخبار ٹٹ بٹ لندن ۱۵ ؍ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۹۶۔

— ہنر گلاریس ایپرنگ مطبوعہ لندن۔

— رسالہ دی کنگ آف دی لارڈ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۔

— اخبار فری تھنکر مورخہ ۱۷ ؍ اکتوبر لندن۔

## علاماتِ زمانۂ مہدی علیہ السّلام

احادیث نبویؐ اور دیگر کتب میں آخری زمانہ کی وہ علامات اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں جس میں امام مہدی نے ظاہر ہونا تھا۔ چند موٹی علامات یہ ہیں

—— اونٹنیوں کا بے کار ہونا۔ (سورۃ تکویر، صحیح مسلم شریف)

—— یاجوج ماجوج اور دجّال کا ظہور۔ (مسلم)

—— دابۃ الارض یعنی طاعونی کیڑا نکلے گا اور طاعون پھیلے گی۔ (مسلم)

—— ستارہ ذوالسنین اور مدارستارا طلوع کرے گا۔

(حجج الکرامہ ص۳۴۵، مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ۲ ص۱۳۵، ص۱۳۶)

یہ تمام نشانات چودھویں صدی تک پورے ہو گئے۔ چنانچہ موٹروں اور ریل گاڑی کی ایجاد سے اونٹوں کی سواری بے کار ہو گئی۔ (دیکھیں کتاب الامر ص۶)

یاجوج ماجوج سے مراد روس اور انگریز قوم ہے۔

(کواکب دریہ ص۱۶۳ اور کتاب الامر خواجہ حسن نظامی ص۵، ۶، ۱۰)

دجّال کی سواری سے مراد ریل ہے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۹۰، کواکب دریہ ص۱۶۱)

ستارہ ذوالسنین ۱۲۹۹ میں نکلا۔ (اخبار روزگار ۹ ستمبر ۱۸۸۳ء)

ان علامات کبریٰ کے علاوہ زمانہ کی حالت کے بارہ میں علامات صغریٰ بھی احادیث میں مذکور ہیں۔ حذیفہؓ بن الیمان کی روایت ہے کہ لوگ کبائر کے مرتکب ہوں گے۔ رشوت کھائیں گے۔ مضبوط عمارات بنائیں گے۔ خواہشات کی پیروی کریں گے۔ زنا عام ہوگا۔ طلاق آسان ہو جائے گی۔ علماء کم ہوں گے۔ قاری بہت ہوں گے۔ دل بگڑ جائیں گے۔ جاہل منبروں پر وعظ کہیں گے۔ قرآن کو تجارت بنالیں گے۔ اللہ کا حق ضائع کریں گے۔ مال بدوں کے پاس ہوگا۔ طبلے باجے اور مزامیر عام ہوں گے۔ بے گناہ کو قتل کریں گے۔ بے وقوف متولی ہوں گے۔

اقتراب الساعۃ میں ان علامات کے بیان کے بعد لکھا ہے کہ کتاب "الاشاعۃ فی علامات الساعۃ" میں لکھا ہے:۔

"یہ سب نشانیاں ان کے زمانہ میں موجود ہیں بلکہ روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اور قریب ہے کہ انتہاء کو پہنچ جائیں" —— اس کے بعد نواب نورالحسن خان اپنی رائے لکھتے

ہیں کہ یہ بات صاحب الاشاعۃ نے ۱۲۰۷ھ میں کہی تھی اب ۱۳۰۱ھ ہے۔ اب تو رہی سہی نشانیاں بھی پوری ہو گئی ہیں۔ (اقتراب الساعۃ ص۵۴)

اسی طرح نور الانوار میں علامہ بروجردی نے ان علامات زمانہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ وزراء ظالم ہو جائیں گے۔ اہل معرفت خیانت کریں گے۔ قراء فاسق ہوں گے۔ جھوٹی گواہی عام ہوگی۔ فسق و فجور اعلانیہ ہوگا۔ بہتان اور تہمت زیادہ ہوگی۔ شریر لوگ معزز ہوں گے۔ عورتیں تجارت میں مردوں کے ساتھ شریک ہوں گی۔ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور خیانت کار کو امین سمجھا جائے گا۔ عورتیں گانا بجانا کریں گی۔ مرد عورتوں کی شکل و شباہت بالوں وغیرہ میں اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا روپ اپنائیں گی۔ مرد عورتوں کا لباس اور عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی۔ طلب علم کی بجائے لوگ دنیا طلبی کی طرف زیادہ مائل ہوں گے اور دنیا کے کاموں کو دین پر مقدم کریں گے۔ لوگ بظاہر مومن و متقی نظر آئیں گے۔ لیکن اندر سے درندے اور بھیڑیئے ہوں گے۔ اور دجال ظاہر ہوگا۔

ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ یہ علامات کتاب کے سال تالیف ۱۲۶۸ھ میں موجود ہیں اور سال اشاعت کتاب ۱۲۷۳ھ میں تو اعلیٰ درجہ پر بالکل ظاہر و باہر نظر آتی ہیں۔ بلکہ کئی لحاظ سے زیادہ روشن اور صاف طور پر یہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ (نور الانوار ص۱۳۸، ص۱۳۹)

خواجہ حسن نظامی اپنی کتاب امام مہدیؑ کے انصار اور ان کے فرائض ص۳ (مصنفہ ۱۹۱۲ء) میں لکھتے ہیں:۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ جو آثار اور نشانات مقدس کتابوں میں مہدی آخر الزمان کے بیان کئے گئے ہیں وہ آج کل ہم کو روز روشن کی طرح صاف نظر آرہے ہیں اور مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ زمانہ ظہور خیر البشر بعد از رسول حضرت محمد بن عبد اللہ مہدیؑ آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب آگیا۔

## مسیح و مہدیؑ کا شدت سے انتظار

تیرھویں اور چودھویں صدی کا زمانہ وہ ہے جس میں بڑی شدت، بے قراری اور اضطراب سے مسیح و مہدیؑ کا انتظار تمام حلقوں میں کیا جا رہا تھا۔ علماء اور بزرگان امت

اس کا زمانہ پانے اور اسے رسول اللہ کا سلام پہنچانے کی تمنا کر رہے تھے تو عوام اسلام کی حالت زار کو دیکھ کر اس دولہے کے منتظر نظر آتے تھے۔ جس نے آکر اس محفل دوراں کو سجانا تھا۔ شعراء اس کی عظمت وشان اور مدح وستائش میں نغمہ سرا تھے اور اپنے قصیدوں کے ہار لئے اس موعودؑ کے لئے چشم براہ۔ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام وصیتیں کرتے گزرے کہ جب مہدیؑ آئے تو اسے قبول کرنا اسے رسول اللہ کا سلام پہنچانا اور اس کے جلد ظہور کے لئے خدا کے حضور دست بدعا رہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی ایک وصیت میں لکھا ہے۔

"ایں فقیر آرزوئے تمام دارد اگر ایام حضرت روح اللہ علیہ السلام را دریابد اوّل کسے کہ تبلیغ سلام کند من باشم و اگر من آنرا نہ دریا فتم ہر کسیکہ از اولاد یا اتباع ایں فقیر زمان بہجت نشان آنحضرت علی نبینا وعلیہ السلام دریابد حرص تمام کند در تبلیغ سلام تاکتیبہ آخرہ از کتائب محمدیہ ما باشیم"
(مجموعہ وصایا اربعہ صفحہ ۵، صفحہ ۹۴)

یعنی یہ فقیر انتہائی آرزو رکھتا ہے کہ اگر امام مہدیؑ اس عاجز کے زمانہ میں ظاہر ہوں تو پہلا شخص حضرت امام مہدیؑ کو اپنے پیارے آقا کا سلام پہنچانے والا یہ فقیر ہو۔ اگر میری اولاد یا میرے متبعین کے زمانے میں امام مہدیؑ کا ظہور ہو تو پورے خلوص اور شوق کے ساتھ نبی پاک کا سلام ان کی خدمت میں پیش کریں تاہم محمدی لشکر کے آخری دستہ میں شامل ہوں۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خان بھی اس تمنا کا اظہار کرتے رہے کہ سلام مہدیؑ کی توفیق پاؤں۔

اس سلسلہ میں حضرت شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری مشہور صوفی بزرگ وفارسی شاعر (المتوفی ۶۲۰ھ) کی ایک نظم کے چند اشعار پیش ہیں۔ ؎

صد ہزاراں اولیاء روئے زمیں ؎ از خدا خواہند مہدی را یقیں
یاالٰہی مہدیم از غیب آر ؎ بہترین خلق برج اولیاء

یعنی لاکھوں اولیائے کرام نے یقین کے ساتھ مہدی علیہ السلام کو خدا سے چاہا اور ان کے ظہور کی دعائیں کیں۔ اے میرے اللہ! میرے مہدیؑ کو عالم غیب سے ظاہر فرما جو مخلوق میں سے سب سے بہتر اور اولیاء میں "برج" کا مقام رکھتے ہیں۔ (مظہر الصفات وینابیع المودۃ صفحہ ۴۹۳ بمبئی ۱۳۱۱ھ بحوالہ آخری تاجدار امت صفحہ ۳)

ایک اور شاعر دل محمد شاد پسروری سکھوں کے پُر آشوب دَور میں ملکی حالات کا تذکرہ ایک دَرد انگیز نظم میں کرتے ہوئے مہدیؑ کو اس طرح پکارتے ہیں ؎

امام مہدی آخر زماں بیا وقت است ٭ ندانم از تو شود کے ظہور یا قسمت

اے امام مہدیؑ تشریف لائیے کہ وقت آپ کے ظہور کا تقاضا کرتا ہے۔ وائے قسمت! میں نہیں جانتا کب آپ کا ظہور ہو گا ؟۔

(تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۲۱۲ مؤلفہ خواجہ عبدالرشید)

اُردو زبان کے مشہور شاعر محمد رفیع سودا (متوفی ۱۱۹۵ھ) فرماتے ہیں ! ؎

اے شاہِ دین پناہ شتابی سے کر ظہور
تا دوست ہووے شاد تو دشمن ہو پائمال

(کلیات سودا صفحہ ۲۶۳)

امام بخش ناسخ (متوفی ۱۲۵۴ھ) قرب زمانہ مہدیؑ کا اعلان یوں کرتے ہیں ۔ ؎

آمد مہدیؑ و عیسیٰؑ ہے قریب اے ناسخ
کہدے اب قوم نصاریٰ کو مسلماں ہووے

(دیوان ناسخ جلد اوّل صفحہ ۱۷۹)

حکیم محمد مومن (متوفی ۱۲۶۹ھ) مہدیؑ کو سلام پہنچانے کے لئے بے قراری کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔ ؎

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

(کلیات مومن صفحہ ۵۱)

منشی سید شکیل احمد سہسوانی اسلام کی حالتِ زار کا مرثیہ کہتے ہوئے مہدیؑ کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں ۔ لکھتے ہیں ۔ ؎

دینِ احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام ٭ قہر ہے اے میرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے
ٹوٹ پڑتا نہیں کس واسطے یارب یہ فلک ٭ کیوں زمیں شق نہیں ہوتی یہ تماشا کیا ہے
کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے ٭ دیر عیسیٰؑ کے اترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال ٭ کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے

(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۳۰۹ھ مطبع انصاری دہلی)

امام الطائفہ صوفیائے کرام حضرت سید بے نظیر شاہ صاحب قادری حسینی کا منظوم کلام "جواہر بے نظیر" نولکشور لکھنؤ سے چھپا جس کی پیشانی پر "بے نظیر مقدس السامی مثنوی" اور ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ کا عنوان رقم ہے۔ اور طویل القابات آپ کے نام کے ساتھ لکھے ہیں۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہوئے "مہدیؑ" کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

یہ اندازِ پیشن بھی معلوم تھا ۔۔۔ زمانے کا آئین بھی معلوم تھا
کہ جب تک نہ مہدیؑ کا ہوگا ظہور ۔۔۔ پڑے گا نہ اس نظم میں کچھ فتور
جو بڑھ جائے گا حد سے ظلم و فساد ۔۔۔ وہ تازہ کریں گے رہ و رسم داد
مصالح کی رُو سے وہ مخلص نواز ۔۔۔ گھٹانے بڑھانے کے ہوں گے مجاز
کہ کھل کر لحاظِ ضرورت کریں ۔۔۔ وہ مستحکم اصلِ شریعت کریں
وہ صورت وہ سیرت محمدؐ کی سب ۔۔۔ انہیں وہ کمالات بھی دیگا رب
اصول شریعت کی تجدید ہو ۔۔۔ یہ ساری خدائی ہو توحید ہو

پھر بارگاہ ایزدی میں مناجات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پلا ساقیا اب وہ جامِ طہور ۔۔۔ کہ دیکھوں ان آنکھوں سے مہدیؑ کا نور
اب تنگ آرہا ہوں، بہت جی سے میں ۔۔۔ مؤید ہوں تائید غیبی سے میں
کہ خاصانِ او قو ابعہدی سے ہوں ۔۔۔ میں اوّل رفیقانِ مہدی سے ہوں

(الکلام موسومہ بہ جواہر بے نظیر صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰ و ۲۱ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ)

حافظ بارک اللہ والد مولوی محمد صاحب لکھو کے والے فرماتے ہیں:-

بھی علامات خیا منے ایہین حق تمام ۔۔۔ حضرت عیسیٰؑ آوسی مہدی ہور امام
تا دجّال لعین نوں کرسی اوہ فنا ۔۔۔ وَت قوم یاجوج ماجوج دی ظاہر ہوسی آر

(انواع بارک اللہ صفحہ ۶ مطبوعہ ۱۳۴۵ھ)

۱۹۱۲ء میں اخبار وطن میں ایک دَرد انگیز نظم شائع ہوئی جس کا پہلا شعر تھا۔

یا صاحب الزمان لظہورت شتاب کن
عالم ازدست رفت تو پا در رکاب کن

یعنی اے صاحب الزمان جلد ظہور فرمایئے کیونکہ جہان ہاتھ سے گیا جلد تیار ہو جیئے۔

(اخبار وطن ۱۹۱۲ء علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ)

اس دور کے فلسفی شاعر علامہ اقبال بھی مہدی کے منتظر نظر آتے ہیں۔ لکھتے ہیں ؎

دنیا کو ہے اس مہدئ برحق کی ضرورت — ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار
اے وہ کہ تو مہدی کے تصوّر سے ہے بیزار — نومید نہ کر آہوئے مشکیں ختن کو

(ضربِ کلیم)

پھر کہتے ہیں ؎

اے سوارِ اشہبِ دوران بیا — اے فروغِ دیدۂ امکاں بیا

کہ اے شہسوارِ زمانہ جلد تشریف لایئے اور اے دنیا کی آنکھوں کی رونق جلد ظاہر ہو۔

جناب اثر بخاری نے شیعہ رسالہ معارف اسلام "صاحب الزمان نمبر" میں ایک نظم "آیئے" کے عنوان سے لکھی ہے۔ جس میں بے چین ہو کر مہدئ منتظر کو پکارا ہے۔ لکھتے ہیں!

اے جانشینِ احمدِ مختار آیئے — اے وارثِ ذوالفقارِ حیدرِ کرار آیئے
اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں — جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آیئے
اب آ بھی جایئے کہ مرے منتظر امام — مدت سے منتظر ہیں عزادار آیئے
ارمانِ دید شوقِ زیارت لئے ہوئے — بیٹھے ہوئے ہیں طالبِ دیدار آیئے

سید حیدری صاحب اشک رضوی انتظارِ مہدی سے بے قرار ہو کر یوں گویا ہیں ؎

میرے مولا تھک گئی ہے اب تو چشمِ انتظار
اب تو شوقِ دید اے آقا گیا حد سے گزر
آ کہ ہے اب درہم برہم نظامِ کائنات
ہو چلا شیرازۂ ارض و سما زیر و زبر

اور اسی صفحہ پر ایک قطعہ لکھا ہے!

نگاہ چشم براہ ہے حضور آ جایئے
بلا کشانِ محبت کو یوں نہ تڑپایئے
ہیں صبر آزما اب انتظار کی گھڑیاں
امامِ عصر خدا را ظہور فرمایئے

(شیعہ رسالہ معارف اسلام جنوری ۶۷ء صفحہ ۲۰)

ایک اور شاعر جناب ظہور حیدر ظہور " کب آئیں گے " کے عنوان سے ایک نظم میں امام مہدیؑ کی انتظار میں مضطرب نظر آتے ہیں ! ؎

الٰہی ختم کر دے انتظارِ امن کی مدت
رہے گا مومنوں کا یہ مقدس امتحاں کب تک
نظر آئیں کبھی تو خواب ہی میں پوچھ لوں ان سے
بنے گی عیش سامانِ بے سرو سامانیاں کب تک

(معارف اسلام صاحب الزمان نمبر صـ۱۸ ماہ اکتوبر)

جناب علی زیدی " قصیدہ در شانِ امام زمانہ " میں لکھتے ہیں :۔ ؎

رہے گا جستجو میں اے خدا قلبِ تپاں کب تک — رہے گا دیکھنا ہے دل پہ یہ بارِ گراں کب تک
خدا کے واسطے اب تو نقابِ رُخ ہٹا دینا — رہے گا یہ دل بے تاب سر بار گراں کب تک
بہت ڈھونڈا پتہ ملتا نہیں تیرا کہاں جاؤں — رہیں تاریک آنکھوں میں مری کون و مکاں کب تک

(معارف اسلام مئی ۷۶ء)

جناب اقبال حسین اقبال سونی پتی کہتے ہیں ۔ ؎

بغیر امیر پریشاں ہے کاروانِ جہاں
بھگت رہا ہے سزا اس کو بھول جانے کی

(معارف اسلام اپریل ۷۶ء صـ۱۱)

ان چند مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی موعودؑ کی آمد کا انتظار چودھویں میں کتنا شدید تھا ۔ دنیا سراپا انتظار تھی ۔ مگر افسوس صد افسوس ! جب وہ آیا تو دُنیا نے اس کا انکار کر دیا ۔۔ اس آنے والے نے کیا خوب کہا ۔۔ ؎

یاد وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دین — مہدیٔ موعود حق اب جلد ہو گا آشکار
کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے — کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی — سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار
پھر دوبارہ آگئی احبار میں رسمِ یہود — پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبّہ دار

# دعوئے مسیحیّت و مہدویّت

مہدویت کا وہ دعویدار جسے ہم نے قبول کیا اور اس کامل یقین کے ساتھ اس پر ایمان لائے کہ بار ہا اپنے گھر جلوا دیئے اور زندگی بھر کی متاع لٹوا دی جس پر ہمیں ایسا کامل یقین تھا کہ ہمارے بڑے اور بچے اور عورتیں اور مرد ذبح کئے گئے۔ مگر اس پر بھی ہمارا ایمان متزلزل نہ ہوا بلکہ ہر ابتلا پر پہلے سے بڑھتا رہا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم امام کے اپنے الفاظ میں اس کے دعاوی کا کچھ ذکر پیش کیا جائے تاکہ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے روحانی بصیرت عطا فرماتا ہے اور اہل اللہ کو پہچاننے کی قدرت رکھتے ہیں۔ وہ خود اپنے دل کے نور سے اس امر کا فیصلہ کریں کہ بلا شبہ یہ آواز ایک سچے اور پاک انسان کی آواز ہے اور اس کلام میں نفس اور شیطان کے وساوس کو کوئی دخل نہیں۔

امام زمانہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"جب تیرھویں صدی کا آخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے"

(کتاب البریۃ حاشیہ صفحہ ۲۰۱)

"بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا ...... جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲)

پھر فرماتے ہیں :۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

اب جبکہ چودھویں صدی ختم ہو چکی ہے۔ آج بھی بعض کم فہم لوگ چودھویں صدی کے موعود امام

سے اُترنے کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آنیوالا آگیا۔ اب کسی اور کا انتظار فضول ہے۔ بفرض محال آسمان سے کوئی اُترا بھی تو سب سے پہلے ہم اس کو قبول کریں گے۔ لیکن یہ اُمیدیں عبث ہیں۔ آپ کس شان اور تحدی سے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے پس کیا اس عاجز کا یہ دعویٰ اس وقت عین اپنے محل اور اپنے وقت پر نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خطا جاوے۔ میں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اگر فرض کیا جائے کہ چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود پیدا نہیں ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی پیشگوئیاں خطا جاتی ہیں اور صدہا بزرگوار صاحب الہام جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۰)

وائے افسوس! کیا ہزاروں اولیاء کرام اور بزرگان سلف کی گواہی بلا وجہ جھوٹ قرار دیدی جائیگی۔
آہ صد آہ! ہزاروں صاحب کشف والہام صوفیائے عظام کے کشوف والہامات کو کیا کرینگے؟
کیا رسول اللہ کی پیشگوئیوں کو چھوڑ دوگے۔
حق یہ تھے کہ جب آنے والا آگیا جس کا صدیوں سے انتظار تھا تو اسے قبول کرنا ہی عین سعادت ہے۔
اے کاش! دنیا اس آنے والے کی اس آواز پر کان دھرے۔ اس نے کیا خوب کہا:۔

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات

دکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات — خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

---

# منکرینِ مسیحِ موعود کے لئے لمحۂ فکریہ!

آخر میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نصوصِ قرآنیہ، ارشادات نبویہ اور اولیائے کرام و بزرگانِ اسلام کے رؤیا و کشوف اور علمائے عظام کے مستند حوالوں کے باوجود عین وقت پر آنیوالے اس مسیح موعود کا انکار کیوں کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے علماء اس کے منکر ہیں۔ تو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود کا انکار بھی اس کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ بزرگانِ سلف نے خدا سے علم پاکر یہ بھی لکھا تھا کہ مہدی کا انکار کیا جائے گا۔

اسی طرح فتوحاتِ مکیہ جلد دوم صفحہ ۲۴۲ پر ابن عربی نے لکھا کہ:۔
جب مہدی ظاہر ہوں گے تو ان کے خاص دشمن صرف فقہا ہوں گے۔"
اسی طرح حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ میں نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ:۔
"مہدی کی سخت مخالفت ہوگی اور علمائے وقت ان پر دجال کا فتویٰ دیں گے"
اور روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۶۰۰ پر لکھا ہے:۔
"نزول عیسیٰ کے وقت سب لوگ ان پر ایمان نہیں لائیں گے"۔

سلسلۂ تصوف نمبر ۹۳

اُردو ترجمہ کتاب

# مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

دفتر دوم

جناب عالم ربانی فاضل جلیل حضرت مولوی قاضی عالم الدین صاحب

خلیفہ مجاز حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین فخر خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

مقبول رب الرحیم حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد عبد الکریم سلمہ ربہ

جسے بعد تصحیح و نظر ثانی مترجم

ملک فضل الدین ملک چنن الدین کشمیری تاجران کتب قومی

کوچہ کگے زئیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری

لاہور

مکتوبات مجدد الف ثانی سید احمد سرہندی کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ علماء عیسیٰ علیہ السلام کے بعض دقیق مسائل اور لطیف تشریحات کے باعث انکار کریں گے۔

سو ضروری تھا کہ مسیح کا انکار کیا جاتا۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ منکرین مسیح موعودؑ کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔

مکتوبات ۱۷۷ امام ربانی دفتر دوم

لوگوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ حکم ثانی حکم اول کا ناسخ ہے۔

پس ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پچھلی سنت پہلی سنت کی ناسخ ہے۔ حضرت عیسےٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو نزول کے بعد اس شریعت کی متابعت کرینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا اتباع بھی کرینگے۔ کیونکہ اس شریعت کا نسخ جائز نہیں۔ عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں۔ اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں۔ حضرت عیسےٰ روح اللہ کی مثال حضرت امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی سی مثال ہے۔ جنہوں نے ورع و تقوے کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ درجہ بلند حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ اور ان کے مجتہدات کو دقت معانی کے باعث کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی پر فرماتے ہیں :-

"پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲)

پھر فرمایا :-

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے نوروں میں سے سب سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔
(کشتی نوح ص۵۶)

---

# مسیح موعود پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

آخری سوال یہ رہ جاتا ہے کہ ایک عالم باعمل سچے مسلمان کے لئے مسیح موعود پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

تو اس کا جواب اوّل رسُول اللہ صلعم کی وہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا :-
"جس نے امام زمانہ کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا"

اور فرمایا۔

"جو مہدی کی تکذیب کرے گا وہ کافر ہوگا"۔ (حجج الکرامہ ص۳۵۱)

اسی طرح مجدد الف ثانی سرہندی فرماتے ہیں :-

"پس تم پر واجب ہے اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ کے بعد خلفاء کی جو ہادی اور مہدی ہیں ........ جس نے جہالت سے اس کی مخالفت کی وہ بہت بڑی گمراہی میں ڈوبا۔"

(مکتوب سبت و چہارم جلد اوّل)

خود حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں :-

" میرا انکار میرا انکار نہیں بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے ۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ)

# آخری اتمام حجت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت جانچنے کا کتنا فیصلہ کن معیار ٹھہرایا ہے ۔ فرماتے ہیں :-

" خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے کہتا ہوں وہ جو آنے والا تھا وہ میں ہوں ۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوت پر جو طریق نبوت رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ)

پس سچ فرمایا اس آنے والے نے :-

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر

میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا